بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

معرفت کتاب کے مصنف رضوان داؤدی کی کتاب

سوال

کا

جواب

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے:

☆رضوان داؤدی کے سوالات واعتراضات کے مدلل جوابات

☆رضوان داؤدی کی علمی حیثیت

☆رضوان داؤدی کے غلط عقائد و فقہی مسائل کی نشاندہی

☆رضوان داؤدی کا فتاوی رضویہ سے غلط استدلال اور عبارات کو خرد برد کرکے تحریر کرنا

☆رضوان داؤدی کا دیوبندی وہابیوں کو اہل سنت کہنا اور معمولات اہل سنت ترک کرنے کی ترغیب دینا

☆رضوان داؤدی پر شرعی حکم اور ان کے مریدین کو تنبیہ

پیشکش

صدائے قلب

...مقدمہ...

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رضوان داؤدی ایک غیر عالم شخص ہے، جس کا غیر عالم ہونا اس کی چند چھوٹی چھوٹی کتب سے واضح ہے کہ عربی کتب پڑھنا و سمجھنا تو دور کی بات اس میں فتاویٰ رضویہ کی اردو عبارات بھی سمجھنے کی صلاحیت نہیں۔ رضوان داؤدی نے کتاب ''سوال'' کے صفحہ 13 پر یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ کسی مدرسہ سے پڑھا ہوا نہیں۔ یہ ایک دنیاوی پڑھا لکھا شخص ہے، لیکن عالم کے ساتھ ایک پیر بھی بنا ہوا ہے اور نقشبندی سلسلہ میں بیعت کرتا ہے، جبکہ پیر وہی ہو سکتا ہے جو عالم ہو، غیر عالم سے بیعت کرنا ہی ناجائز ہے۔ پیر میں درج ذیل شرائط ہونا ضروری ہیں: (1) ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو۔ (2) دوسری شرط ضروری علم کا ہونا اس لئے کہ بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا۔ (3) تیسری یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو۔ (4) چوتھی اجازت صحیح متصل ہو (یعنی شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا ہو بیچ میں منقطع نہ ہو) جیسا کہ اس پر اہل باطن کا اجماع ہے۔

(ماخوذ از، فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 492، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ان چار شرائط میں سے ایک شرط بھی فوت ہو تو وہ شخص پیر بننے کے قابل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی بیعت کرنا کسی کو جائز ہے۔ رضوان داؤدی میں پیر کی ان چار شرائط میں دو شرطیں تو واضح طور پر مفقود ہیں: ایک شرط عالم نہ ہونے کی اور دوسری صحیح العقیدہ نہ ہونے کی۔ اس کتاب ''جواب'' میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ رضوان داؤدی کے عقائد اہل سنت والے نہیں، یہ ایک صلح کلی گمراہ شخص ہے۔ تیسری شرط کہ سلسلہ خلافت حضور علیہ السلام تک متصل ہو اس کے بارے میں ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ یہ داؤدی سلسلہ متصل ہے یا نہیں۔ چوتھی شرط کہ فاسق نہ ہو تو اس حوالے سے اتنا تو ہے کہ یہ باشرع ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت پڑھتا ہے یا ترک جماعت کا مرتکب ہو کر اپنے ہی آستانے پر نمازیں ادا کرتا ہے۔

یہ کتاب بنام ''جـــــواب''رضوان داؤدی کی کتاب بنام ''ســـــوال'' کے رد میں ہے۔رضوان داؤدی نے ''سوال''نامی کتاب اور اس طرح کی دیگر کتب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دیوبندی اور وہابی اہل سنت ہیں۔اس کا کہنا ہے کہ دیوبندیوں کے ساتھ ہمارا فقط چار عبارتوں کا اختلاف ہے،اب بجائے اس کے کہ ان چار عبارتوں کے سبب یہ دیوبندیوں پر کوئی حکم لگاتے اور ان پر تنقید کرتے کہ آپ ان عبارتوں کو کفریہ قرار دیں،الٹا اہل سنت بریلوی علماء پر طعن کرنا شروع کر دیا کہ یہ ان کفریہ عبارت کے متعلق قانونی کاروائی نہیں کرتے چونکہ یہ سنی علماء دیوبندیوں سے اتحاد چاہ کرامت مسلمہ کو اکٹھا نہیں کرنا چاہتے۔یہ رضوان داؤدی صاحب کی احمقانہ سوچ اور تاریخ سے جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ بعض علماء نے سرکاری و قانونی طور پر ان عبارتوں پر کام کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا،بلکہ قادیانیوں کو کافر قرار دیتے وقت اسمبلی میں جب مرزا ناصر قادیانی خلیفہ نے اپنے دفاع میں قاسم نانوتوی کی کتاب بطور دلیل پیش کی تو وہاں علمائے اہل سنت نے قاسم نانوتوی کو بھی کافر کہا۔پھر شہید خرم قادری رحمـــــۃ اللہ علیـــــہ نے اس طرح کی عبارات اور دیوبندی وہابیوں کی دیگر مستند کتب میں تحریفات پر وکلاء سے مشورہ کرکے ایک کیس کرنا چاہا لیکن وہ بھی نہ ہوسکا۔دراصل ہر ذی شور شخص یہ جانتا ہے کہ حکومت یا قانون کبھی بھی فرقہ واریت کے چکر میں نہیں پڑے گا کہ اس سے ملک کے حالات خراب ہوں گے۔کافی عرصہ پہلے جب ضیاء الحق کا دور تھا تو دیوبندی مولویوں نے شیعوں کو سرکاری طور پر کافر قرار دینا چاہا،حالانکہ ضیاء الحق دیوبندی تھا لیکن اس نے ملکی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ قانون نہ بنایا۔جب شیعوں کو اس دور میں کافر نہیں قرار دیا گیا تو دیوبندیوں کو کافر قرار دینے کی سرکاری و قانونی سطح پر کوشش کرنا بیکار ہے۔دوسرا یہ کہ علمائے اہل سنت پر یہ لازم نہیں کہ وہ قانونی کاروائی کریں ان کا کام شرعی راہنمائی کرنا ہوتا ہے اور وہ اپنا کام کررہے ہیں۔داؤدی اور اس کے مریدین کو اگر قانونی کاروائی کرنے کا شوق ہے تو یہ خود یہ کام کیوں نہیں کرتے؟؟؟؟

دراصل قرائن سے یہ ثابت ہے کہ رضوان داؤدی اس لیے فقط چار عبارتوں کو کفریہ قرار دے کر اس پر قانونی کاروائی کا کہہ رہا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ حکومت نے کبھی بھی اسے کفریہ قرار نہیں دینا اور جب حکومت اسے کفریہ قرار نہیں دے گی تو یہ دیوبندیوں کی طرح رضوان داؤدی جیسے صلح کلی لوگوں کے لیے دلیل بن جائے گی کہ یہ عبارتیں کفریہ نہیں ہیں۔ابھی ان چار کفریہ عبارات کو قانونی طور پر غیر کفریہ قرار نہیں دیا گیا لیکن رضوان داؤدی ان

عبارتوں کو لکھنے والے چار مولویوں کو اپنے خواب کے ذریعے جنتی ثابت کر رہا ہے جیسے کہ آپ کتاب ''سوال'' کے صفحہ 14 پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ یہ بھی سازش کی جاسکتی ہے کہ ان چار عبارتوں کو نام نہاد اہل سنت داؤدی جیسے لوگ کفریہ قرار دے دیں اور دیوبندیوں سے یہ سوچ کر اتحاد کر لیں کہ جنھوں نے یہ عبارات لکھی ہیں وہ مولوی مر چکے ہیں۔داؤدی نے اپنی کتاب میں ایک دیوبندی مولوی کے حوالے سے یہ بات لکھی بھی ہے۔ حالانکہ یہ انتہائی بے وقوفانہ بات ہے کہ وہ چار مولوی جن کے کفر میں شک کرنا کفر ہے اور دیوبندی سارے ان چار مولویوں کا اپنا پیشوا اور ولی ثابت کرتے ہیں، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے ایک کافر شخص کو جو لوگ ولی اللہ مانتے ہیں، ان لوگوں سے اتحاد کر لیا جائے۔

پھر رضوان داؤدی صاحب کے ماضی اور حال کو دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے کہ جب اس کی اس طرح کی حرکات کو دیکھ کر ایک مستند عالم دین نے ان کو دیوبندی کہا تو شنید ہے اس رضوان داؤدی نے بریلی شریف سے فتویٰ لیا کہ کسی سنی مسلمان کو دیوبندی کہنا کیسا ہے؟ جب وہاں سے یہ فتویٰ آیا کہ کسی سنی مسلمان کو دیوبندی کہنا کفر ہے تو اس داؤدی نے وہ فتویٰ لے کر خوب پروپیگنڈہ کیا اور اس عالم جو کہ پیر بھی ہے اس کے مریدوں کو کہا کہ تمہاری بیعت ٹوٹ گئی۔یعنی جو شخص کسی سنی کو دیوبندی کہے تو رضوان داؤدی صاحب کا مؤقف تھا کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کے مریدین کی بیعت ٹوٹ جاتی ہے ،اب رضوان داؤدی صاحب برملا دیوبندیوں کو سنی ،دین کے خدمت گزار کہہ رہے ہیں اور اپنے ایک خواب کے ذریعے چار مولویوں کو جنتی بھی کہہ رہے ہیں۔ اب ان پر کیا حکم لگتا ہے یہ قارئین سمجھ گئے ہوں گے۔

آئیں پہلے ہم ان چار عبارتوں کو قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ عبارات لکھنے والے کسی صورت مسلمان رہ سکتے ہیں جبکہ ان چاروں مولویوں پر مکہ مدینہ کے کثیر علمائے کرام نے کفر کے فتوے لگائے اور یہاں تک لکھا کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

وہ عبارتیں ملاحظہ ہوں:

پہلی کفریہ عبارت: دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی نے ''تحذیر الناس'' میں لکھا: ''اگر بالفرض زمانہ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔''

(تحذیر النّاس، صفحہ 34،دارالاشاعت، کراچی)

اس عبارت میں قاسم نانوتوی نے کہا کہ حضور علیہ السلام کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے۔ قادیانی آج بھی اپنی کتب میں قاسم نانوتوی کی یہ عبارت پیش کر کے مرزا کو نبی ثابت کرتے ہیں۔

دوسری کفریہ عبارت: وہابی اور دیوبندیوں کا مشترکہ امام اسماعیل دہلوی اس نے پہلے کہا تھا کہ معاذ اللہ عزوجل اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے ایک مہرد ستخطی فتویٰ میں اللہ جل شانہ کو کاذب بالفعل ٹھہرادیا (یعنی اس بات کو تسلیم کیا کہ اللہ عزوجل نے جھوٹ بولا ہے۔) ان کا یہ فتویٰ 1308ھ میں میرٹھ سے شائع ہوا۔ ملک کے گوشے گوشے سے اس کا رد ہوتا رہا۔ گنگوہی نے اس فتویٰ کا نہ انکار کیا نہ جواب دیا۔

تیسری کفریہ عبارت: دیوبندی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے ایک کتاب بنام ''براہین قاطعہ'' لکھی جس کی تصدیق گنگوہی نے کی اور بعض علماء کی تحقیق کے مطابق یہ کتاب گنگوہی ہی کی ہے۔ اس کتاب میں یہ کفر لکھا کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے؟ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہین قاطعہ، صفحہ 51، مطبوعہ بلال ڈھور)

مطلب یہ کہ سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے علم پاک سے شیطان وملک الموت کا علم کو زیادہ ہے۔

چوتھی کفریہ عبارت: دیوبندیوں کا بہت بڑا مولوی بلکہ دیوبندیوں کے نزدیک چودھویں صدی کا مجدد مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک کتاب بنام ''حفظ الایمان'' لکھی، جس میں اشرف علی تھانوی نے حضور (علیہ السلام) کے علم کو جانوروں کے علم سے تشبیہ یا برابر ٹھہراتے ہوئے لکھا: ''پھر یہ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔''

(حفظ الایمان، صفحہ 8، کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی، دیوبند)

یہ چار عبارتیں دیوبندیوں کے پیشواؤں کی ہیں جن کو دیوبندی کسی صورت کافر نہیں کہہ سکتے۔ لیکن رضوان داؤدی صاحب کا مؤقف ہے کہ کسی طرح یہ چار عبارتیں آگے پیچھے ہو جائیں اور ہمارا دیوبندیوں سے اتحاد ہو جائے۔ جبکہ ایسا ممکن نہیں اور اہل سنت کا دیوبندیوں سے ان عبارات کے علاوہ بھی بعض معاملات میں اختلاف ہے جیسے بات بات پر مسلمانوں کو مشرک وبدعتی قرار دینا، مسلمان کلمہ گو جہاد کی شرائط نہ پائے جانے کے باوجود جہاد کو فرض کہنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کثیر عطائی علم غیب کا منکر ہونا، دیوبندی مماتی فرقہ کا حضور علیہ السلام کی حیات کا انکار کرنا وغیرہ۔

موضوع کی ضرورت

رضوان داؤدی نے پہلے ایک کتاب ''معرفت'' لکھی جس میں اس نے ڈھکے چھپے انداز میں صلح کلیت کا ارتکاب کرتے ہوئے اہل سنت کے علاوہ دیگر فرقے کے لوگوں کو بھی جنتی قرار دیا اور اس جنتی گروہ کو ''محبتی فرقہ'' قرار دیا۔ اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی عبارات کو غلط رنگ میں پیش کرکے معمولات اہل سنت جیسے قل، چالیسواں، اذان سے قبل وبعد درود پاک وغیرہ پر تنقید کی۔ پھر بعد میں چھوٹی چھوٹی دو تین اور کتب لکھیں جس میں یہ صلح کلیت بڑھتی رہی اور بالآخر ''سوال'' نامی کتاب میں رضوان داؤدی نے واضح طور پر دیوبندی اور وہابیوں کو اہل سنت قرار دیا۔ اور اپنے مریدین کے ذہنوں میں یہ بٹھادیا کہ علماء اہل سنت دیوبندیوں سے اتحاد نہیں چاہتے جبکہ دیوبندیوں کے ساتھ ہمارا اختلاف فقط یہ چند عبارتوں سے ہے۔ اگر اہل سنت بریلوی اذان سے پہلے درود، قل چالیسواں، میلاد وغیرہ مستحب امور چھوڑ دیں تو ہمارا اتحاد دیوبندیوں سے ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مریدین ان معمولات اہل سنت کو نہ صرف ترک کرتے ہیں بلکہ لوگوں کو اس کے ترک پر ابھارنے کے ساتھ ساتھ بحث مباحثہ کرتے ہیں۔ بعض مریدوں نے سوشل میڈیا پر اپنے ویڈیو کلپ بنوائے جس میں علماء اہل سنت پر طعن کے ساتھ ساتھ دیوبندی مولویوں کو بہت تعظیمی جملوں سے مخاطب کیا۔

ان تمام داؤدی فتنوں کو دیکھتے ہوئے ہم نے چاہا کہ ان کا منہ توڑ جواب دیا جائے اور رضوان داؤدی کے ان بھولے بھالے مریدوں کو بچایا جائے جو فرقہ واریت سے تنگ ہیں اور اپنی جہالت میں ہر کلمہ گو کو صحیح سمجھتے ہیں جیسا کہ آج کل کی عوام کا حال ہے۔ فی زمانہ جس گمراہ مولوی نے مشہور ہونا ہوتا ہے وہ یونہی فرقہ واریت کی مذمت کرتا ہے اور جاہل عوام اس کے قریب ہوتی ہے، پھر وہ اپنے باطل عقائد ان بھولی عوام کے اندر گھسا دیتا ہے یا ذاتی مفاد حاصل کرنے کے لیے دیوبندی وہابیوں اور شیعوں سے اتحاد کر کے مسلمانوں کو گمراہی پر پیش کر دیتا ہے۔

اگر کوئی بھی عام مسلمان احادیث و تاریخ کا تھوڑا سا بھی مطالعہ کرلے تو وہ جان جائے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہتر فرقوں میں سے ایک فرقے کے جنتی ہونے کی بشارت دی اور صحابہ کرام، تابعین و علماء و صوفیائے کرام نے واضح طور پر اہل سنت کے جنتی ہونے کا فرمایا۔ ایک حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صراحت کی کہ وہ فرقہ اہل سنت و جماعت ہے چنانچہ ابو الفتح محمد بن عبد الکریم الشہرستانی (المتوفی 548ھ) رحمۃ اللہ علیہ "الملل والنحل" میں لکھتے ہیں "أخبر النبی علیہ السلام: ستفترق أمتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ، الناجیۃ منها واحدۃ، والباقون هلکی. قیل: ومن الناجیۃ؟ قال: أهل السنۃ والجماعۃ. قیل: وما السنۃ والجماعۃ. قال: ما أنا علیه الیوم وأصحابی" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ میری امت تہتر 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی جہنمی۔ کہا گیا کون سا فرقہ جنتی ہے؟ فرمایا اہل سنت و جماعت۔ کہا گیا اہل سنت و جماعت کون سا فرقہ ہے؟ فرمایا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔

(الملل والنحل، جلد 1، صفحہ 11، مؤسسۃ الحلبی)

صحابہ کرام و تابعین، مجددین، صوفیائے کرام و بڑے بڑے علمائے کرام سب کے سب اہل سنت و جماعت میں سے تھے۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے "وَهَذِهِ الْأُمَّةُ أَيْضًا اخْتَلَفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ عَلَى نِحَلٍ كُلُّهَا ضَلَالَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً وَهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، الْمُتَمَسِّكُونَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّدْرُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَأَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي قَدِيمِ الدَّهْرِ وَحَدِيثِهِ، كَمَا رواه الحاكم في مستدركه أنه سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ مِنْهُمْ فَقَالَ «مَا أَنَا عليه وأصحابي»" ترجمہ: یہ امت بھی ان (یہود ونصاری) کی طرح دین کے معاملے میں اختلاف کرے گی تمام کے تمام فرقے گمراہ ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے وہ

اہل سنت وجماعت ہوگا،جو کتاب اللہ اور سنت رسول کو تھامے ہوگا اور انہی عقائد پر ہوں گے جن پر صدر اول کے لوگ صحابہ کرام،تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ائمہ مسلمین رحمہم اللہ چلے آرہے ہیں۔حدیث جسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجات والے فرقے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا : جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، فی التفسیر،سورۃ الروم، آیت30،جلد6،صفحہ285،دار الکتب العلمیۃ،بیروت)

جو شخص سنی نہیں وہ جتنا مرضی بڑا عالم وزاہد ہو سب بیکار ہے کہ گمراہ شخص جتنی مرضی عبادات کرے وہ نامقبول ہیں۔ابن ماجہ کی حدیث ہے ''عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا، وَلَا صَلَاةً، وَلَا صَدَقَةً، وَلَا حَجًّا، وَلَا عُمْرَةً، وَلَا جِهَادًا، وَلَا صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا، يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ''ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:اللہ عزوجل گمراہ شخص کا نہ روزہ قبول فرماتا ہے،نہ نماز،نہ زکوٰۃ،نہ حج،نہ عمرہ،نہ جہاد،نہ فرض،نہ نفل،ایسا شخص دین سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آٹے میں سے بال۔

(سنن ابن ماجہ،باب اجتناب البدع والجدل،جلد1،صفحہ19،دار إحياء الكتب العربية ، الحلبی)

اب جب اہل سنت جنتی فرقہ ہے تو کیا وہ شخص جس کا جو مرضی عقیدہ ہو، جتنی مرضی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں گستاخیاں کرے، وہ بدبخت اگر کہے میں اہل سنت سے ہوں تو کیا اس کی بات مان لی جائے گی؟ نہیں نہیں ہر گز نہیں۔اہل سنت افراد کا نام نہیں عقائد کا نام ہے جس کے عقائد اہل سنت جیسے ہوں گے وہی سنی ہوگا جیسا کہ ''بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية''میں ابوسعید محمد بن محمد بن مصطفی بن عثمان خادمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1156ھ) فرماتے ہیں ''كل فرقة تدعى أنها أهل السنة والجماعة قلنا ذلك لا يكون بالدعوى بل بتطبيق القول والفعل''ترجمہ: ہر فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اہل سنت وجماعت ہے۔ہم نے کہا کہ فقط دعویٰ قابل قبول نہیں بلکہ قول وفعل کو دیکھا جائے گا۔ (بريقة محمودية۔۔۔۔،جلد1،صفحہ78،مطبعة الحلبی)

لٰہذا دیوبندی اور وہابی جتنا مرضی کہیں کہ ہم اہل سنت ہیں جبکہ ان کے عقائد ونظریات ان کی کتب سے واضح ہیں جس میں مسلمانوں کو بات بات پر مشرک وبدعتی کہا جاتا ہے اور ان سے جہاد کر کے ان کے قتل کو حلال کہا جاتا

ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں تنقیص کی جاتی ہے، کبھی حضور علیہ السلام کو اپنے جیسے بشر کہا جاتا ہے، کبھی علم غیب کی نفی کرتے ہوئے یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی بلکہ اپنی آخرت کا بھی علم نہ تھا، کبھی مسئلہ حاضر ناظر کا مذاق بناتے ہوئے آپ علیہ السلام کی شان میں زبان درازی کی جاتی ہے، حضور علیہ السلام کی حیات کا انکار کیا جاتا ہے، کثیر علم غیب کا انکار ہوتا ہے وغیرہ۔ان سب باتوں کے باوجود جو ان دیوبندی وہابیوں کو اہل سنت کہے وہ جاہل، بدبخت، صلح کلی ہونے کے ساتھ ساتھ عوام مسلمین کا بدترین دشمن ہے۔

موضوع کی اہمیت

اس موضوع کی یہ اہمیت ہے کہ اس میں رضوان داؤدی کے ساتھ ساتھ اور دوسرے صلح کلی مولویوں کا بھی رد ہے جو دیوبندی، وہابی سمیت دیگر گمراہ فرقوں سے اتحاد کرنے کے خواہاں ہیں۔اس کتاب کو اگر کوئی عام سادھا مسلمان بغور پڑھے گا تو اگر اس کے دل پر گمراہی کی مہر نہ لگی ہو گی وہ سمجھ جائے گا کہ فقط اہل سنت بریلوی گروہ ہی حق پر ہے اور دیگر دیوبندی، وہابی فرقے گمراہ ہیں اور ان سے اتحاد ہلاکت ہے۔رضوان داؤدی کے وہ مرید جو حق کے متلاشی ہیں وہ جان جائیں گے کہ کس طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی عبارات کو توڑ موڑ کر داؤدی صاحب گمراہی پھیلا رہے ہیں اور دیوبندیوں کی واضح چار کفریہ عبارات کو اپنے خواب اور دیگر حیلے سے نظر انداز کر کے اپنے مریدوں کے دلوں میں ان بد مذہبوں کی محبت پیدا کر رہے ہیں۔

نوٹ: رضوان داؤدی کا طریقہ واردات بہت عجیب ہے کہ یہ اپنی کتب میں غلط عقائد و نظریات کا پرچار کرتا ہے لیکن اپنا نام واضح طور پر نہیں لکھتا لیکن اپنے مریدین کو یہ تنبیہ کرتا ہے کہ علمائے کرام و مفتیان کرام سے میرے بارے میں باقاعدہ ان کے نام و مہر کے ساتھ تحریرات لے کر آؤ۔یہی وجہ ہے کہ ان کے بعض مرید تمام تحریر کو نظر انداز کر کے یہ دیکھتے ہیں کہ اس میں نام کس کا ہے؟ مہر ہے یا نہیں؟ حالانکہ جس شخص کو حق چاہیے، اسے تحریر کی بھی ضرورت نہیں زبان سے بھی حق مل جاتا ہے۔پھر ہماری اس تحریر سے پہلے داؤدی کی کتاب ''معرفت'' پر ایک سنی مستند مفتی صاحب حضرت مولانا ابو احمد محمد انس رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے نام کے ساتھ 2014 میں رضوان داؤدی کو معرفت کتاب کی غلطیوں پر چودہ صفحات لکھ کر بھیجے جس میں واضح طور پر نشاندہی کی کہ یہ یہ مقامات پر آپ نے غلطی کی ہے اور فتاوی رضویہ کی عبارات غلط پیش کی ہیں، لیکن رضوان داؤدی ویسے تو اپنے مریدین کو یہ کہتا

ہے کہ میں علماء کرام سے اصلاح چاہتاہوں لیکن جب اس کی اصلاح کی گئی تو داؤدی نے اس اصلاح کی کوئی پرواہ نہ کی اور اپنے نظریات اسے طرح جاری رکھے اور غلط مسائل سے رجوع نہ کیا۔

لہٰذا رضوان داؤدی کا یہ کہنا کہ میری اصلاح کرنے والا اپنا نام اور مہر ضرور ثبت کرے یہ ایک سازش ہے جسے ہم سمجھتے ہیں۔

یادرہے یہ کتاب ''جواب''کسی ایک فرد کی تحریر نہیں ہے بلکہ یہ علماء ومفتیانِ کرام کی ایک مجلس ہے جن کا اولین مقصد ناموس رسالت و ختم نبوت کا دفاع، سیکولر و لبرل لوگوں کے نظریات کے رد کے ساتھ بد مذہبوں کا رد کرنا ہے۔اس مجلس کا نام ہم نے ''صدائے قلب'' یعنی دل کی آواز رکھا ہے۔اس میں کسی بھی شخص کا نام نہیں لکھا جاتاتا کہ جس نے کام کرنا ہے وہ فقط اللہ عزوجل کی رضا کے لیے کام کرے اپنے نام کی تشہیر کے لیے کام نہ کرے۔

رضوان داوؤدی یا اس کا کوئی بھی مرید اگر اس پوری کتاب کا تسلی بخش جواب دے گا تو ضرور جو باتیں ہماری اصلاح کے لیے ہوں گی ان کو مانیں گے اور جو غلط ہوں گی اس کا جواب دیا جائے گا۔اگر داؤدی حضرات خوامخواہ کی ضد کریں گے کہ ہم اپنی اصلاح تب قبول کریں گے جب آپ رضوان داؤدی کے آستانہ پر آئیں یا اپنے نام و مہر کے ساتھ تحریر دیں تو فضول شرطیں ماننے کا نہ ہمارا ذوق ہے اور نہ اتنا ہمارے پاس وقت ہے۔ایسی باطل شرطیں وہی لگا سکتا ہے جو حق کو قبول نہیں کرنا چاہتا بلکہ سازشی ذہن رکھتا ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدائے قلب

20رجب المرجب1439ھ7اپریل2018ء

...جواب...

اب ہم رضوان داؤدی کی کتاب ''سوال'' کا تفصیلی ''جواب'' دیتے ہیں۔ابتداءً مختصراً رضوان دؤادی کی اس چودہ صفحات کی تحریر میں موجود غیر شرعی باتیں، صلح کلیت پر مشتمل عبارات اور علمی سرقہ کو واضح کرنے کے پیش نظر مختصر عبارات مع صفحہ نمبر درج کیے ہیں۔اس کے بعد ان عبارات کی روشنی میں موصوف کا کیا عقیدہ بنتا ہے اور اس کے بعد بہت سی اشیاء پر بالتفصیل بحث ہے۔۔۔

مختصر جائزہ کتاب (سوال):

(1) غیر شرعی باتیں:

رضوان داؤدی کی درج ذیل عبارات غیر شرعی ہیں:

☆ اہل سنت وجماعت (دیوبندی) پر ان چار عبارتوں پر کفر کے فتوی لگے ہیں **لیکن میں اس سے ذاتی طور پر خوش نہیں ہوں** کیونکہ کفر کا فتوی ہر ایک پر لگ جاتا ہے۔۔۔ص 13

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم **چالیس سال حق تلاش کرتے** رہے۔ص 2

☆ عمومی طور پر **عوام خدا پرست نہیں** بلکہ شخصیت پرست ہے اور اسے بت پرستی بھی کہہ سکتے ہیں۔۔ص 3

☆ صرف انبیاء کرام کی ذات معصوم عن الخطا ہے باقی سب علماء، مولوی **اور پیروں کا حساب کتاب لینے کے لیے** شریعت کے مطابق سوال کرنا لازمی ہے۔

☆ بریلوی عوام کو علم دینے کے لیے مستحب اعمال کو بند کرنے کا فتوی کیوں نہیں دیا جاتا۔۔ص 6۔

(2) صلح کلیت:

رضوان داؤدی کی درج ذیل عبارات سے صلح کلیت ثابت ہورہی ہے:

☆ اہل سنت وجماعت بریلوی، دیوبندی اہل حدیث جماعت تینوں کے عقائد ایک ہیں۔ ص 2

☆اصلاح:اس دور میں تین جماعتیں اہلسنت وجماعت (بریلوی)،(دیوبندی)اوراہل حدیث (جماعت) ''اہلسنت وجماعت''ہیں۔۔۔ص2

☆بریلوی،دیوبندی اوراہل حدیث جماعتیں ''اہلسنت وجماعت''ہیں۔۔ص3

☆کیایہ درست نہیں کہ اہل سنت والجماعت دیوبندی کااختلاف اہل وسنت وجماعت بریلوی سے عقائد پر نہیں بلکہ ان چارعبارتوں کیوجہ سے ہے البتہ دونوں کاعقیدہ ایک ہے۔ص11

☆ علماء کرام کل حشر میں اللہ کریم کے حضور کھڑے ہوں اور پوچھا جائے تم نے میرے دین کے لیے کیا کیا ۔۔۔اہل سنت وجماعت بریلوی کہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اذان سے پہلے دورد، نماز کے بعد کلمہ، عید میلاد، قبرپر اذان، عرس پر حاضری جیسے مستحب اعمال سکھائے لیکن عقائد نہیں سکھائے۔۔۔ص12

(3)علمی سرقہ وبددیانتی وخیانت:

درج ذیل عبارات میں رضوان داؤدی کی خیانت وبددیانتی واضح ہے:

☆میلاد منانے کاحق پانچ وقت کے نمازی اورداڑھی رکھنے والے کوہے۔ص6 ۔(اس پر فتاوی رضویہ کے جزئیہ دیا استدلال بالکل غلط کیا۔)

☆عورتوں کاقبرستان جانا جائز نہیں۔حوالہ رضویہ، جلد9،ص۔541(حالانکہ امام اہل سنت نے صرف یہ لکھاکہ بحر میں جوازہے اور میں.. مزارات اولیاء یادیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیہ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہر گز پسند نہیں کرتا۔۔)

☆شرف قادری صاحب کی عبارت کوغلط رنگ میں سوال کے طور پر پیش کیا،انہوں نے جوچیزیں دیابنہ کے لیے لکھیں اس کوانہوں نے فروعی مسائل چھوڑنے پر دلیل سمجھ لیا۔۔

☆امام اہل سنت کی طرف بدترین جھوٹ منسوب کیا۔ص9-10(کہ امام احمد رضانے یہ اصول دیاہے کہ دیوبندیوں کے مدرسے سے پڑھے ہوئے کے پیچھے نمازنہ پڑھنے والے سے رشتہ توڑلیاجائے۔۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ دیوبندیوں کا فتوی جس کے متعلق امام اہل سنت سے شرعی رہنمائی مانگی گئی تھی۔وہ دیابنہ کافتوی امام اہل سنت کافتوی کہہ کر لکھااوراس سے بریلوی اصول بھی وضع کیاپھر سوال کیا۔۔حالانکہ اس فتوی میں نیچے تین دیوبندی مولویوں کے نام لکھے تھے اوراس کے بعد امام اہل سنت نے اس فتوی کی جو بیخ کنی فرمائی اوراہل سنت کی طرف سے کسی کو جانچنے کااصول دیاوہ سب نقل نہیں(تفصیل نیچے ملاحظہ ہو)۔

☆اسی فتوی کے نیچے مزید امام اہل سنت کی عبارتیں، جلد، 27۔29 کے حوالے سے نقل کیں۔۔اپنی من مانی سے کانٹ چھانٹ کرکے عبارتیں لکھیں اور امام جس پیرائے میں بات کر رہے تھے اس کے خلاف استدلال کیا، اور جن دیوبندیوں کے خلاف لکھا تھا وہ الفاظ نقل نہیں کیے۔ ص10

☆ علماء کرام کل حشر میں اللہ کریم کے حضور کھڑے ہوں اور پوچھا جائے تم نے میرے دین کے لیے کیا کیا ۔۔۔اہل سنت وجماعت بریلوی کہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اذان سے پہلے دورد، نماز کے بعد کلمہ، عید میلاد، قبر پر اذان، عرس پر حاضری جیسے مستحب اعمال سکھائے لیکن عقائد نہیں سکھائے۔۔۔ ص12(یہ علماء اہل سنت پر بہتان عظیم ہے کہ وہ عقائد نہیں سکھاتے۔)

(4)تضادات:

رضوان داؤدی کی تحریرات میں تضادات بھی پائے جاتے ہیں چند تضادات ملاحظہ ہوں:

☆آزمائش: ہر مذہبی انسان کے لیے ذات، جماعت اور فرقہ بہت بڑی آزمائش ہے۔ ص2

☆ایک فرقے کی تلاش سب پر فرض ہے۔ ص2

تفصیلات:

اب تفصیلی جواب پیش خدمت ہے لیکن پہلے یہ سمجھ لیں اسلوب تحریر یہ ہے کہ رضوان داؤدی کی تحریر کی عبارت پھول دار بریکٹوں ﴿﴾ میں اٹھارہ کے فونٹ پر رکھ کر بولڈ کی گئی ہے اور جوابی یا وضاحتی عبارت جو ہماری طرف سے ہے وہ بغیر بریکٹوں کے اور چھوٹے فونٹ پر ہے۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ ہم جس قدر اہم باتیں ہیں انہی کی وضاحت کریں گے، بعض باتوں بے سروپا ہیں جن کا جواب دینا فضول ولغو ہے اور بعض سوالات دیوبندیوں اور وہابیوں سے کئے گئے ہیں ان کے جواب وہی دیں گے۔ ہمیں ان سے غرض نہیں۔

﴿دکھ: میرے بیٹے نے مجھ سے سوال کیا کہ ابو جان آپ تو کہتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت بریلوی، دیوبندی اہل حدیث جماعت تینوں کے عقائد ایک ہیں لیکن مجھے میرے دوست کہتے ہیں تم کون سے مسلمان ہو اور تمہارے باپ نے کیا کوئی نیا فرقہ بنایا ہے﴾ص2

وضاحت: رضوان داؤدی کا یہ نظریہ بالکل غلط ہے کہ اہل سنت اور دیوبندیوں وہابیوں کے عقائد ایک ہیں۔ دیوبندیوں اور وہابیوں کے عقائد اہل سنت سے جدا ہیں۔۔۔ یہاں صرف اشارۃ دیوبندیوں وہابیوں کے چند عقیدہ جو اہل سنت کے خلاف ہیں ذکر کیے جاتے ہیں۔ تفصیل کے لیے علماء اہل سنت کی کتب دیکھیں۔ (یہاں اختصار صرف اشارے کیے گئے مکمل حوالوں اور عبارات کے لیے 73 فرقے اور ان کے عقائد ص 167-170 مطالعہ فرمالیں۔)

دیوبندیوں کے چند عقائد: حفظ الایمان میں سرکار علیہ السلام کے علم غیب کو پاگلوں، جانوروں سے تشبیہ دی۔۔ تحذیر الناس میں لکھا: سرکار علیہ السلام کے بعد نیا نبی آنے پر خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔۔۔ براہین قاطعہ میں معاذاللہ شیطان کا علم نبی سے زیادہ بتایا۔۔ صراط مستقیم میں سرکار علیہ السلام کے خیال کو جانوروں کے خیال سے بدتر کہا۔۔۔ براہین قاطعہ میں کہا: رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔۔۔ تقویۃ الایمان میں کہا: محمد کسی چیز کا مالک نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ حضور کی تعظیم بڑے بھائی جتنی ہے۔۔۔۔ ہر مخلوق اللہ کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء کرتے ہوئے لکھا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ: میں مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔۔۔ میلاد کا دن منانا کنھیا کے جنم کے دن کی طرح ہے۔۔۔۔ اردو زبان حضور نے دیوبند سے سیکھی۔۔۔۔ امتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے۔۔۔ بلغۃ الحیران میں کہا: نبی پل صراط سے گر رہے تھے میں نے انہیں بچایا۔ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔۔۔ اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیے۔۔۔۔۔ حضور کے والدین مشرک ہیں (معاذاللہ)۔۔۔۔۔۔۔۔ یزید امیر المومنین اور جنتی ہے۔۔۔ عیدین میں معانقہ بدعت ہے۔۔۔ ختم قرآن پر روشنی بدعت ہے۔۔۔ نذر و نیاز حرام ہے۔۔۔ اذان سے پہلے دورد وسلام شرک ہے۔۔۔

وہابیوں کے چند عقائد: وہابیوں کے کئی عقائد تو وہی اوپر دیوبندیوں والے ہیں کیونکہ تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کا مصنف اسماعیل دہلوی وہابیوں اور دیوبندیوں کا مشترکہ امام ہے۔ مزید وہابیوں کے عقائد یہ ہیں: اللہ تعالی کے لیے جھوٹ ممکن ہے۔۔۔۔ اللہ کو مکان و جہت سے منزہ ماننا بدعت و گمراہی۔۔۔ اللہ کرسی پر پاؤں رکھے عرش پر بیٹھا اور کرسی چرچر کر رہی ہے۔۔ زمین و آسمان کی تخلیق سے قبل اللہ ہوا میں رہتا تھا۔۔۔ حضور خاتم النبیین نہیں ۔۔۔۔ انبیاء معصوم نہیں۔۔۔۔۔ نبی کا روضہ صنم اکبر ہے۔۔۔۔ نبی کا مزار گرا دینے کے لائق۔۔۔ حضور علیہ السلام یا کسی بزرگ کی طرف سفر کرنا بڑا شرک ہے۔۔۔ حضور کی مثل دوسرنبی کا پیدا ہونا ممکن۔۔۔۔ جس نے یا رسول اللہ

کہاوہ مشرک ہے۔۔۔اہل سنت کامال لوٹنا ان کو قتل کرنا حلال ہے۔۔میری لاٹھی محمد سے بہتر ہے۔۔جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان دیار مشرک وکافر ہیں۔۔انبیاء واولیاء سے مدد مانگنے والا ابوجہل سے بڑھ کر مشرک ۔۔۔حضور کا قبر میں دیدار نہیں ہوتا۔۔قبر کے پاس قرآن پڑھنا شرک ہے۔۔۔اونچی قبروں کو برابر کرنا واجب چاہے وہ نبی یا ولی کی ہوں۔۔۔رام لچھمن، کشن جی، زرتشت، سقراط یہ انبیاوصلحا تھے۔۔۔اس کے علاوہ بہت کچھ ہے ۔۔۔

رضوان داؤدی صاحب: ہمارا آپ سے سوال ہے کہ کیا یہ جھوٹ آپ عمداً بولتے ہیں یا آپ کو غلطی فہمی ہے۔ کیا کفریہ عقائد واسلامی عقائد رکھنے والے ایک ہو سکتے ہیں؟؟؟۔ کیا معاذاللہ مذکورہ بالا کفروارتداد اور گمراہی پر مشتمل عقائد کسی مسلمان کے ہو سکتے ہیں؟؟ الحمدللہ اہل سنت کا دامن ان کفریات وگمراہیات سے پاک ہے ۔ ۔ ۔ آپ کے بیٹے سے کسی نے واقعی صحیح سوال کیا کہ کیا تمہارے باپ نے نیا فرقہ بنالیا ہے؟؟

توہم تمہارے بیٹے کو بتادیتے ہیں کہ بیٹاہاں: واقعی تمہارے باپ رضوان داؤدی نے ایک نیا فرقہ تیار کیا ہے جس کا نام اس نے محبتی فرقہ رکھا ہے جو طریق اہل سنت سے ہٹ کر ہے، جو گمراہی کا راستہ ہے، جس میں دیوبندیوں وہابیوں کو اہل سنت سے جوڑنے کی ناپاک سازش کی گئی ہے اوراس محبتی فرقہ کو صلح کلیت سے تعبیر کرنااس کی صحیح تشریح ہے۔

﴿اصلاح: اس دور میں تین جماعتیں اہلسنت وجماعت (بریلوی)، (دیوبندی) اوراہل حدیث (جماعت)" اہلسنت وجماعت" ہیں۔۔۔ص ۲☆ بریلوی، دیوبندی اوراہل حدیث جماعتیں "اہلسنت وجماعت" ہیں۔۔﴾ ص ۳

وضاحت: یہ بات صراحتاً باطل ہے اور رضوان داؤدی کے صلح کلی ہونے پر واضح دلیل ہے کہ تین جماعتیں اس دور میں اہل سنت وجماعت ہیں۔اس کا تفصیلی جواب دینے سے پہلے ہم یہ واضح کریں گے اہل سنت کون ہیں؟؟

حقیقی اہل سنت کون ہیں؟؟: مسلمانوں کی صحیح عقائد ودرست نظریات پر قائم رہنے والی جماعت "اہل سنت وجماعت" ہے۔اس جماعت کی پہچان کے لئے اس کا نام "اہل السنۃ والجماعۃ" رکھا گیا ہے، جسے اردو میں اہل سنت و

جماعت یااس نام کی نسبت سے سُنّی کہاجاتاہے۔ یہ نام پہلی صدی ہجری ہی میں اس وقت اختیار کیا گیاجب کچھ غلط عقائد و نظریات رکھنے والے فرقے بھی معرض وجود میں آنا شروع ہو گئے جس کی وجہ سے خالص صحیح العقیدہ مسلمان کی پہچان خطرے میں پڑ گئی۔اس ناحق فرقہ بندی سے بچ کر حق پر چلنے اور اللہ تعالی کی رسی تھامے رہنے والی اس جماعت کی پہچان کے لئے سنت نبوی وجماعت صحابہ کی پیروی ہی پیش نظر رکھی گئی کہ یہی وہ معیارِحقیّت ہے جو قرآن وحدیث میں درستی پر قائم رہنے کے لئے عطافرمایا گیا۔ تفسیر در منثور میں آیت مبارکہ ﴿یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ﴾ (ترجمہ: جس دن کچھ منہ اونجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔) (سورۃ آل عمران: آیت 61) کے تحت فرمایا: ''أخرج ابن أبي حاتم وأبو نصر في الإبانة والخطيب في تاريخه واللالكائي في السنة عن ابن عباس في هذه الآية قال: (تبيض وجوه وتسود وجوه) قال تبيض وجوه أهل السنة والجماعة وتسود وجوه أهل البدع والضلالة. وأخرج الخطيب في رواة مالك والديلمي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى {يوم تبيض وجوه وتسود وجوه} قال: تبيض وجوه أهل السنة وتسود وجوه أهل البدع وأخرج أبو نصر السجزي في الإبانة عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ {يوم تبيض وجوه وتسود وجوه} قال: تبيض وجوه أهل الجماعة والسنة وتسود وجوه أهل البدع والأهواء.''یعنی ابن ابی حاتم نے اور ابو نصر نے الابانۃ اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ اور لالکائی نے اپنی کتاب السنہ میں حبر الامۃ، مفسر قرآن حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے آیت کریمہ ﴿یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ﴾ کی تفسیر میں یہ روایت تخریج کی کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اہلسنت وجماعت کے چہرے چمکتے ہونگے اور بدعتی وگمراہ فرقے والوں کے چہرے سیاہ ہونگے۔ جبکہ خطیب بغدادی نے رواۃ امام مالک میں اور دیلمی نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآل وسلم نے فرمایا: یعنی قیامت کے دن اہلسنت وجماعت کے چہرے سفید چمکتے ہونگے اور بدعتی وگمراہ کے چہرے سیاہ ہونگے۔ یونہی ابو نصر سجزی نے الابانہ میں حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: فرمایا: **اہل سنت وجماعت کے چہرے روشن** ہوں گے اور اہل بدعت وگمراہوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

(الدر المنثور، جلد 2، صفحہ 291، دار الفکر بیروت)

قرآن پاک کی سب سے پہلی سورت میں اللہ تعالی کی انعام یافتگان کی جماعت کے طریقے کو ہی سیدھی راہ قرار دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ ترجمہ: ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ (سورۃ الفاتحہ: آیت 5،6)

اس کے تحت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: ''اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراطِ مستقیم طریقِ اہلِ سنت ہے جو اہلِ بیت و اصحاب اور سنت، قرآن و سواد اعظم سب کو مانتے ہیں۔'' (تفسیر خزائن العرفان، تحت سورۃ الفاتحہ: آیت 5،6، مکتبۃ المدینہ)

نیز سنت نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کی پیروی کا قرآن پاک میں جابجا حکم ارشاد فرمایا گیا۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿مَّنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔'' (سورۃ النساء: آیت 80)

اور اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (سورۃ الاحزاب: آیت 21)

حدیث مبارک میں تہتر فرقوں کی خبر دی گئی ہے اور ان تہتر میں سے صرف ایک فرقے کا جنتی اور باقی سب کا جہنمی ہونا ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس حدیث شریف میں جہاں جہنمی فرقوں کے معرض وجود میں آنے کا بیان ہے وہاں حق پر قائم رہنے والے جنتی فرقے کی بھی واضح طور پر نشاندہی فرما دی گئی ہے کہ یہ وہ فرقہ ہے جو میرے اور میری جماعتِ صحابہ کے طریقے پر گامزن ہو۔ چنانچہ اللہ تعالی کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان غیب نشان ہے: ''إن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة، وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملة، كلهم في النار إلا ملة واحدة. قالوا: ومن هي يا رسول الله؟ قال: «ما أنا عليه وأصحابي'' یعنی بے شک بنی اسرائیل بہتّر (72) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ

ایک جنتی فرقہ کون ہے؟ارشاد فرمایا: وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔
(سنن الترمذی، جلد5، صفحہ26،مکتبۃ مصطفی البابی،مصر)

ایک اور حدیث میں اس جنتی فرقے کی نشانی یہ بیان فرمائی کہ وہ جماعت اور بڑا گروہ ہو گا۔ چنانچہ ابوداود شریف کی حدیث میں ہے:"ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ، وھی الجماعۃ."یعنی بہتر دوزخی اور ایک جنتی ہے اور وہ جماعت ہے۔
(سنن أبی داود، جلد2، صفحہ286 ، مطبوعہ لاہور)

پتا چلا کہ اہل سنت و جماعت دو حدیثوں سے لیا گیا ہے۔ایک حدیث میں ما أناعلیہ یعنی سنت اور دوسری میں ھی الجماعۃ فرمایا جسے جمع کرنے سے اہل السنۃ والجماعۃ بنا جسے اردو میں اہل سنت و جماعت کہتے ہیں۔اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بحمد اللہ تعالی اہل سنت و جماعت ہی وہ جنتی و نجات یافتہ فرقہ ہیں جن کی حدیث شریف میں نشاندہی فرمائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب فرقے بد مذہب و گمراہ اور آخرت کے عذاب و رسوائی میں مبتلا ہیں۔اہل سنت و جماعت سے جدا ہو کر علیحدہ فرقہ بنانے کی قرآن کریم میں کئی جگہ ممانعت فرمائی گئی،اور اس حکم سے رو گردانی کرنے والے کے لئے جہنم میں داخلے کی وعید بتائی گئی۔اللہ تعالی کا فرمان ذیشان ہے:﴿و اعتصموا بحبل الله جمیعا و لا تفرقوا﴾ ترجمۂ کنز الایمان:"اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا(فرقوں میں بٹ نہ جانا)۔"
(سورۃ آل عمران: آیت103)

اس کی تفسیر میں صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا حبلُ اللہ(اللہ کی رسی) سے جماعت مراد ہے، اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کر لو کہ وہ حبل اللہ ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اس آیت میں ان افعال و حرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں میں تفرق(فرقہ واریت) کا سبب ہوں۔ طریقۂ مسلمین مذہبِ اہل سنت ہے، اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق اور ممنوع ہے۔"
(خزائن العرفان ، سورۃ آل عمران: آیت103، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نیز فرمان باری تعالی ہے:﴿ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی و نصله جهنم و ساء ت مصیرا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: "اور جو مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔"
(سورۃ النساء: آیت113)

ایک اور جگہ فرمایا: ﴿وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔'' (سورۃ النساء: آیت 115)

کسی فرقہ کا خود کو اہل سنت کہنا اس کو اہل سنت نہیں کر دے گا۔۔۔ایسا بالکل ناممکن ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے فرقے میں ہو اور وہ سنی بھی ہو۔ کیونکہ بدمذہب فرقے کا وجود ہی اس وقت ہوتا ہے جب اس فرقے کے عقائد اہل سنت کے عقائد سے مختلف ہیں۔ یہی تعریف علمائے کرام نے بدمذہب کی بیان فرمائی ہے۔ تاج العروس اور معجم لغۃ الفقہاء میں ہے: ''أہل الاہواء: الذین لا یکون معتقدہم معتقد أہل السنۃ والجماعۃ'' ترجمہ: گمراہ وہ لوگ ہیں جو وہ عقیدہ نہیں رکھتے جو اہل سنت کا ہے۔ (معجم لغۃ الفقہاء، صفحہ 95، دار النفائس)

حضرت علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ ''الزواجر عن اقتراف الکبائر'' میں لکھتے ہیں: ''والمراد بالسنۃ ما علیہ إماما أہل السنۃ والجماعۃ الشیخ أبو الحسن الأشعری وأبو منصور الماتریدی، والبدعۃ ما علیہ فرقۃ من فرق المبتدعۃ المخالفۃ لاعتقاد ہذین الإمامین وجمیع أتباعہما'' ترجمہ: سنت سے مراد یہ ہے کہ جس طریقے پر امام اہل سنت شیخ ابو الحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی تھے اور بدعت سے مراد یہ ہے کہ وہ گمراہ فرقے جنہوں نے ان دونوں بزرگوں اور ان کی اتباع کرنے والے سنیوں کے عقائد میں مخالفت کی ہے۔
(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد 1، صفحہ 165، دار الفکر، بیروت)

لہذا دیوبندی اور وہابی ہرگز ہرگز سنی نہیں کیونکہ وہ اہل سنت کے خلاف عقائد رکھتے ہیں۔

﴿مذہب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دین ابراہیمی پر پیدا ہوئے، جس میں بت پرستی شامل ہو گئی تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم 40 سال تک حق کو تلاش کرتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب کو دیکھ کر اللہ کریم نے فرمایا ﴿ووجدك ضالا فهدى﴾ (ہم نے تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ

دی)ہر مسلمان ''مسلمان''ہوتے ہوئے بھی ہر نماز میں صراط مستقیم کا سوال کرتا ہے ورنہ بہک سکتا ہے﴾ص2

وضاحت: لاحول ولا قوۃ الا باللہ ! رضوان داؤدی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال حق تلاش کرتے رہے۔۔۔ کیا حضور علیہ السلام شروع سے حق پر نہیں تھے ؟؟ معاذاللہ عزوجل۔۔۔ کیا داؤدی صاحب کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کب سے نبی ہیں ؟ اور اللہ عزوجل کے نبی اللہ کی توحید اور اس کی صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں۔ وہ تو ہمیشہ سے ہی حق پر ہوتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام ابھی روح و جسم کے دوران تھے چنانچہ جامع ترمذی میں ہے: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی:''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !متی وجبت لک النبوۃ؟قال:''وآدم بین الروح و الجسد''ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے لئے نبوت کا ثبوت کب ہوا؟ فرمایا:(اس وقت کہ ابھی)آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، جلباب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم 05، صفحہ 585، مصر)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:''حضور کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ سب کو حاوی۔۔۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی:''متی وجبت لک النبوۃ''حضور کے لیے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا: وآدم بین الروح والجسد۔ جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد30، صفحہ 149، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:''(زید کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) چالیس سال کی عمر میں منصب نبوت پر سرفراز ہوئے اگر اس کا مطلب یہ ہے تو صحیح ہے کہ چالیس سال کی عمر میں تبلیغ کا حکم ہوا تو حضور نے اعلان نبوت فرمایا اور اگر یہ مطلب ہے کہ چالیس سال کی عمر سے پہلے وہ نبی نہیں تھے اور اس سے پہلے کی زندگی نبوی زندگی نہ تھی تو غلط ہے۔''

(فتاویٰ فیض الرسول، حصہ اول، صفحہ 13، شبیر برادرز، لاہور)

نیز رضوان نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نقل کیا کہ حضور علیہ السلام حق تلاش کرتے رہے ﴿وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں اپنی محبّت میں خود رفتہ پایا تو اپنی راہ دی۔ (سورۃ الضحیٰ)۔۔۔ کاش کہ کسی تفسیر قرآن سے اس آیت کے معنی جان لیتے تو حضور علیہ السلام کے لیے ایسے الفاظ لکھنے کی داؤدی صاحب کو جرات نہ ہوتی۔ اور اگر اتنی توفیق نہیں تھی تو امام اہل سنت

کاجو ترجمہ نقل کیا اسی کو دیکھ کر سمجھ لیتے تو یہ قبیح الفاظ حضور علیہ السلام کی طرف منسوب نہ کرتے۔۔۔اس آیت کریمہ میں تو رب تعالیٰ نے اپنی حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسرار غیبیہ، علوم ماکان ومایکون، اپنی ذات وصفات کی معرفت کا بلند مرتبہ اور کثیر علوم عطا کرنا کا ذکر فرمایا جیسا کہ صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: " اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیئے اور علومِ ماکان ومایکون عطا کئے، اپنی ذات وصفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا۔ مفسّرین نے ایک معنٰی اس آیت کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ کو آپ کے ذات وصفات اور مراتب ودرجات کی معرفت عطا فرمائی۔ **مسئلہ: انبیاء علیہ السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوّت سے قبل بھی، نبوّت سے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں۔**

(تفسیر خزائن العرفان، تحت ھذہ الایۃ، مکتبۃ المدینہ)

﴿آزمائش: ہر مذہبی انسان کے لیے ذات، جماعت اور فرقہ بڑی آزمائش ہے۔۔۔ نیز اسی صفحہ کی آخری سطر میں لکھا: "ایک فرقے کی تلاش سب پر فرض ہے"۔﴾ ص ۲

رضوان داؤدی کے نزدیک ہر مذہبی انسان کے لیے فرقہ، جماعت بڑی آزمائش ہے، بڑی حیرت کی بات ہے ایک طرف تو فرقہ، جماعت کا آزمائش کا راگ الاپا اور دوسری طرف کتاب "سوال" کی ابتداء میں مقصد کتاب بیان کرتے ہوئے یہ لکھا ﴿میں رضوان داودی اہل سنت وجماعت حنفی فرقہ سے ہوں۔ ص2﴾ تو کیا داؤدی صاحب اہل سنت میں شامل ہو کر آپ آزمائش کا شکار ہیں؟ نیز جب جماعت مطلقا آزمائش ہے، فرقہ آزمائش ہے تو آپ کو اس آزمائش میں مبتلا ہونے کی کیا حاجت پیش آئی۔ نیز رضوان صاحب! تم نے کہا: فرقہ کی تلاش سب پر فرض ہے تو کیا فرض تلاش کرنا آزمائش ہے؟

﴿جب میں نے تمام فرقوں کی کتب پڑھیں تو علم ہوا کہ "عمومی طور پر عوام خدا پرست نہیں بلکہ شخصیت پرست ہے اور اسے بت پرستی بھی کہہ سکتے ہیں"۔۔۔﴾ ص ۳۔

رضوان داؤدی کو کونسی بت پرستی نظر آئی جس میں عمومی لوگ مبتلا ہیں۔ اس کی وضاحت تو داؤدی کے ذمے ہے کہ مسلمانوں پر اتنی بڑی تہمت کہ وہ خدا پرست نہیں بلکہ بت پرستی میں مبتلا ہیں؟؟ معاذ اللہ کیا رسول اللہ

علیہ السلام کی اکثر امت وہ بت پرستی میں مبتلا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا خلاصہ ہے کہ مجھے اپنی امت پر شرک کا خوف نہیں۔۔۔۔ سرکار علیہ السلام کی امت بت پرستی میں مبتلا نہیں ہو گی۔۔

رضوان داؤدی کا یہ جملہ ہر لحاظ سے غلط ہے حدیث پاک میں ہے کہ حضور علیہ السلام کی امت کی اکثریت گمراہ نہیں ہو سکتی۔ابن ماجہ کی حدیث پاک میں ہے "أنس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول إن أمتی لا تجتمع علی ضلالة فإذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الأعظم"ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی جب تم ان میں اختلاف دیکھو تو بڑے گروہ کی پیروی کرو۔ (سنن ابن ماجہ،کتاب الفتن،باب السواد الاعظم،جلد2،صفحہ 1303،دار إحیاء الکتب العربیة)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختلاف امت کے موقع پر بڑے گروہ سواد اعظم کی پیروی کی ترغیب دی تو کیا بڑے گروہ مسلمین کی پیروی جس کو داؤدی صاحب شخصیت پرستی اور اس سے بڑھ کر بت پرستی تک کہہ گئے کیا سرکار علیہ السلام کے فرمان میں اس بت پرستی کی ترغیب تھی معاذ اللہ۔

﴿ہر مسلمان کو کسی بھی پیر، بزرگ یا عالم کو نبی کا درجہ نہیں دینا چاہیے کیونکہ اللہ کریم کے بعد نبی کریم علیہ السلام کی اتباع لازم ہے۔۔ باقی سب علماء مولوی اور پیروں کا حساب کتاب لینے کے لیے شریعت کے مطابق سوال کرنے لازمی ہے۔۔۔﴾3

وضاحت: کیسا ظلم عظیم ہے کہ علماء کرام جن کے فضائل سے قرآن وحدیث مملو ہیں، جن کے سامنے اونچی آواز میں کلام کرنا بے ادبی ہے اور وہ علماء جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائبین ہیں۔۔ جن کی توہین بسبب علم دین کرنا کفر ہے۔۔ حتی کہ علماء کے آداب یہاں تک بیان ہوئے کہ جماعت کا وقت ہو تو جاہل عوام اس کو جماعت کا نہیں کہہ سکتی کہ یہ بے ادبی ہے۔۔۔ان کا حساب کتاب کرنے کے لیے بس داؤدی صاحب کے پاس جاہل عوام ہی رہ گئی ہے اور جاہل عوام کو علما کے حساب کرنے بھیج رہے ہیں۔ اس تربیت کا عملی وبد ترین شہکار داؤدی کے مریدین ہیں جو طرح طرح سے علماء اہل سنت پر اعتراضات کرتے آئے روز دیکھائی دیتے ہیں۔ قرآن عظیم نے تو لوگوں کو یہ کہا تھا

﴿ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ: اے لوگو : علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں ۔۔۔۔قرآن عظیم نے تو یہ کہا تھا کہ ان سے علم دین سیکھ لو۔۔اور آپ نے عوام کو، علماء ونائبین انبیاء کے حساب کے لیے رکھالیا ہے۔۔ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔۔

نیز یہ کہنا کہ "ہر مسلمان کو کسی بھی پیر، بزرگ یاعالم کو نبی کادرجہ نہیں دیناچاہیے" داؤدی صاحب! کونسامسلمان ہے جس نے اپنے پیر یا کسی عالم کو نبی کادرجہ دیا ہے جس کے سبب آپ کو یہ کلام کرنے کی حاجت پیش آئی ،کیاجواپنے پیر، کسی بزرگ یاعالم کو نبی کادرجہ دے گاتووہ مسلمان رہے گا، غیر نبی کو نبی کادرجہ دیناصریح کفر ہے کیاآپ مسلمانوں پر بدگمانی میں اس قدر آگے پہنچ گئے کہ یہاں تک روار کھاکہ مسلمان اپنے پیروں وعلماء کو نبی کادرجہ دیتے ہیں۔

﴿بریلوی علماءنے فرمایا: یہ مستحب اعمال جائز ہیں۔﴾ ص4

اس پورے صفحہ پر رضوان داؤدی نے اہل سنت میں جاری بہت سے اعمال خیر جواجر وثواب اوراللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبولیت کے حصول کے لیے نافع ہیں (مثلا: شب براءت میں عبادت، انگوٹھے چومنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگی ہوئی صبح وشام کی دعائیں، یارسول اللہ پکارنا، وسیلہ ڈالنا، عید میلادالنبی، گیارہویں شریف، اذان سے پہلے دوردوسلام، نماز کے بعد کلمہ، جمعہ کے بعد سلام، معراج کی رات عبادت، قبرپراذان، کفنی لکھنا، قل خوانی، چہلم دسواں وغیرہ)۔۔۔۔ان کے بارے اس نے کتاب میں کئی سوالات میں یہ ترغیب دینے کی کوشش کی کہ ان کو چھوڑ دیاجائے یہ صرف جائز ہیں۔ان کی وجہ سے اختلاف ہے۔یہ رضوان داؤدی کی بہت بڑی غلطی فہمی ہے اہل سنت کے اختلاف دیابنہ وہابیہ سے ان معاملات میں نہیں بلکہ ان کے کفریہ وگمراہانہ عقائد کے سبب ہیں۔۔رضوان داؤدی اوراس کے بعض مریدین نے لٹھ اٹھاکر یہ بے سود کوشش جاری کی کہ مساجد سے دوردوسلام بند کردیں تو بدمذہب اہل سنت میں آجائیں گے، یہ ان کی بھول ہے نیزاس کے مریدین کا عمل کہ وہ جگہ جگہ لوگوں کوان مستحب اعمال سے منع کررہے ہیں۔۔۔کیاانہوں نے کبھی سوچاکہ مستحب عمل کرنے سے نیکیاں ملتی ہیں، عوام اگراس بہانے اللہ کانام لیتی ہے تو یہ بھی غنیمت ہے اس کو یہ کرنے دیں، کتنے لوگ ان مستحب اعمال کے بدولت اللہ عزوجل کی عبادات میں مصروف ہوجاتے ہیں جنہوں نے

کبھی نماز نہیں پڑھی ہوتی وہ میلادالنبی میں آکر نمازبن جاتے ہیں، نیز جب یہ اعمال مسلمانان اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہیں تو حکم حدیث کے مطابق یہ عنداللہ بھی مستحسن ہوئے۔تو داؤدی حضرات کااچھے کاموں سے روکنا کیسا؟؟اب امام اہل سنت کے فتوی رضویہ کا ایک فتوی ملاحظہ فرمائیں کہ جو مستحب ترک کرے اس کے لیے کیا حکم ہے۔فتاوی رضویہ میں سوال ہوا کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قیام بوقت میلادشریف سنت ہے یامباح؟اورتارک کی اس قیام پر حرف زنی درست ہے یانہ؟بیّنوا توجروا(بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ت)

الجواب: مستحب ہے۔۔۔۔۔۔۔یوں ترک ہو کہ چندلوگ بیٹھے ہیں ذکر ولادت اقدس آیا تعظیم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے انکار نہیں مگر اس وقت بیٹھے رہے کہ آخر قیام واجب نہیں ایسے ترک پر طعن نہیں، اور اگر یوں ترک ہو کہ مجلس میں اہل اسلام نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے قیام کیا یہ بلاعذر جمارہا تو قطعاً محل طعن ودلیل مرض قلب ہے، **نظیراس کی شاہد عین یہ ہے کہ کسی مجمع میں بندگان سلطانی تعظیم سلطانی کیلئے سروقد کھڑے ہوں اور ایک نامہذّب بے ادب قصداً بیٹھارہے ہر شخص اسے گستاخ کہے گا اور بادشاہ کے عتاب کا مستحق ہوگا یوں ہی اگر ترک قیام بربنائے اصول باطلہ وہابیت ہو تو شنیع ترہے۔**واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔۔۔

(فتاوی رضویہ، جلد23،صفحہ730،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

داؤدی صاحب صرف اتناغور فرمالیں کہ آپ کے اس عمل سے اہل سنت کو کیافائدہ ہوا کہ آپ نے ان کی تردید کی اور دیوبندیوں وہابیوں کے موقف کی تائید کی وہ ان تمام افعال کو بدعت اور بعض کو شرک قرار دیتے ہیں آپ نے ان کو خوش کرنے کے لیے ان سے منع کرنا شروع کردیا، وہ تو کبھی آپ سے اس خدمت دین پر خوش نہ ہوں گے جب تک آپ ان کو اپناسب کچھ نہیں مان لیتے الٹاآپ نے اہل سنت میں بھی خود کو ان حرکتوں کے سبب خوب دھبے لگالیے ہیں۔۔

﴿مستحب اعمال نہ کرنے والا گناہ گار نہیں تو بریلوی عوام یا علماء فقہ کے اصول کے خلاف مستحب اعمال نہ کرنے والوں کو وہابی کیوں کہتے ہیں؟﴾ صفحہ 5

جواب:سب سے پہلے تو داؤدی صاحب کا یہ علماءاہل سنت پر افتراءہے کہ وہ ترک مستحب پر کسی کو وہابی کہتے ہیں،البتہ یہ ضرور ہے کہ جو ان مستحبات کو بدعت کے زمرے میں ڈالے اور کرنے والوں کو براکہے ہمارے ہاں چونکہ یہ کام وہابی،دیوبندی ہی کرتے ہیں اس لیے براکہنے والوں کو اس لقب سے ملقب کیاجاتاہے۔۔بقیہ اگر اہل سنت

میں سے کوئی مستحب اعمال میں سے کوئی عمل ساری زندگی نہ کرے، لیکن اس کو درست سمجھتا ہو اس پر کوئی سنی عالم کیا، سنی عوام بھی کوئی فتوی بدعت نہیں لگاتے۔۔۔اب ملاحظہ کریں کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے ترک مستحب کی ترغیب دلانے والوں اور اسے بدعت کہنے والوں کے خلاف کیا کیا ارشادات فرمائے:

فتاوی رضویہ میں مستحبات کو بدعت کہنے والے کے متعلق ہے: خصوصاً زیارتِ مزاراتِ اولیاء کرام کہ موجب ہزاروں ہزار برکت و سعادت ہے، **اسے بدعت نہ کہے گا مگر وہابی نابکار، ابن تیمیہ کا فضلہ خوار**۔ وہاں جاہلوں نے جو بدعات مثل رقص و مزامیر ایجاد کر لیے ہیں وہ ضرور ناجائز ہیں، مگر اُن سے زیارت کہ سنت ہے بدعت نہ ہو جائے گی۔ جیسے نماز میں قرآن شریف غلط پڑھنا، رکوع و سجود صحیح نہ کرنا، طہارت ٹھیک نہ ہونا عام عوام میں جاری و ساری ہے اس سے نماز بُری نہ ہو جائے گی۔۔۔ قبر مسلمان پر پھول رکھنا مستحب ہے، ائمہ دین فرماتے ہین، وہ جب تک ترہے تسبیح الٰہی کرے گا اس سے مردے کا دل بہلے گا۔ فتاوٰی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے: وضع الورد والریاحین علی القبور حسن "قبروں پر گلاب وغیرہ خوشبودار پھول رکھنا اچھا ہے۔ت) **اسے بدعت کہنا بھی آج کل وہابیہ ہی کی ضلالت ہے**، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ، جلد 29، صفحہ 283-282، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فاتحہ کو بدعت کہنے والے کو امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے بدمذہبوں کا شعار قرار دیا چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: **فاتحہ کو بدعت کہنا، زیارات مزاراتِ طاہرہ کو قبر پرستی بنانا، نیاز حضور پر نور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نام کی پوجا کہنا، تعظیم آثار شریفہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور کی اطاعت نہ ماننا، یہ سب شعار وہابیت ہیں اور وہابیہ گمراہ بددین بلکہ کفار و مرتدین ہیں۔** (فتاوی رضویہ، جلد 15، صفحہ 260، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید اسی میں ہے: "تقلید کو بدعت کہنا، ائمہ مجتہدین پر طعن کرنا اور بے تقلید امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رفع یدین اور جہر سے آمین کہنا خباثات و علاماتِ غیر مقلدی ہیں، اور کراماتِ اولیاء سے انکار اور حضور سیّد الاولیا پر طعن گمراہی و بدنصیبی، **اور مجلس میلاد پاک اور یا رسول اللہ کہنے کو بدعت کہنا شعار وہابیت ہے اور وہابی لوگ و غیر مقلدین زمانہ پر حکم کفر ہے۔**

(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 75، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے: قیام وقت ذکر ولادت حضور سید الانام علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم جس طرح حرمین طیبین و مصر و شام و سائر بلاد اسلام مین رائج و معمول ہے ضرور مستحسن و مقبول ہے **یہاں آج کل اس قیام مبارک کو بدعت و ناجائز کہنے والے حضرات وہابیہ ہیں خذلھم** اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ انھیں خوار کرے۔) اور **وہابیہ زمانہ اب بدعت و ضلالت سے ترقی کر کے معراج کفر تک**

پہنچ چکے ہیں بہر حال ان کے پیچھے نماز ناجائز اور انھیں امام بنانا حرام، **یوں ہی ختم قرآن عظیم کے وقت مسلمانوں میں شیرینی کی تقسیم بھی ایک امر حسن و محمود ہے اسے بدعت بتانا انھیں اصول ضالہ وہابیت پر مبنی ہے۔**

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ549، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے: ''اذان میں نام اقدس سُن کر انگوٹھے چُومنا حسبِ تصریح کتبِ فقہ ردالمحتار حاشیہ در مختار و جامع الرموز شرح نقایہ و فتاوی صوفیہ و کنزالعباد مستحب ہے۔۔۔۔**اس پر انکار بھی آج کل شعارِ وہابیہ ہے۔**''

(فتاوی رضویہ، جلد29، صفحہ283 رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

داؤدی صاحب! اگر یہ عبارتیں آپ نے نہیں پڑھیں تھیں تو آنکھیں کھول کر ان کو پڑھ لیں تو آپ کے سوال کا ایسا واضح جواب ملے گا کہ دوبارہ کیسی سے یہ سوال دہرانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

﴿اگر یہ مستحب اعمال فرض نہیں تو جو عوام اور علماء فرض کی طرح کریں ان کو بدعتی کہا جا سکتا ہے؟﴾ص5

جواب: اس بات کی وضاحت تو داؤدی صاحب کے ذمے ہے کہ کس عالم نے یہ مستحب اعمال فرض سمجھ کر کیے ہیں یا ان کو فرض قرار دیا ہے؟؟؟ شاید آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ غیر فرض کو فرض سمجھنا شرع مطہر پر افتراء اور تقول علی اللہ ہے۔ اور آپ نے علماء اہل سنت پر یہ الزام تھوپ دیا کہ معاذاللہ وہ مستحبات کو فرض سمجھ کر کرتے ہیں ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ نیز یہ سوال آپ کے طرز فکر کی نشاندہی بھی باخوبی کرتا ہے کہ آپ اہل سنت کے رائج اچھے افعال کو روکنے کے لیے کس قدر جری ہیں کہ علماتک پر الزام لگانے سے نہیں چوکتے تو عوام اہل سنت بچاری کس گنتی میں ہے۔

تنبیہ: الحمدللہ علمائے اہل سنت تو دور کی بات کوئی عامی مسلمان بھی مستحبات کو فرض نہیں سمجھتا۔ اور اگر آپ بضد ہیں کہ سمجھتے ہیں تو آپ کو شاید یہ غلطی فہمی اس لیے ہو رہی کہ وہ ان افعال کو پابندی سے کرتے ہیں تو آپ کے اطلاع کے لیے عرض ہے کہ مسلسل کسی عمل کو کرنا اس کے بات کی دلیل نہیں کہ کرنے والا اسے فرض سمجھتا ہے۔ مثلاً عام طور پر لوگ روزانہ تین بار کھانا کھاتے ہیں، سارے دن میں بار بار پانی پیتے ہیں تو کیا آپ یہ کہیں گے یہ عمل ہمیشہ کرتے ہیں لہذا یہ ہر دفعہ فرض سمجھ کر کھانا کھاتے ہیں۔

نیز بالفرض اگر کوئی جاہل شخص اپنی کم علمی وجہالت کے سبب کسی مستحب عمل کو فرض سمجھتا بھی ہو تو اس کی تفہیم ہونی چاہیے نہ کہ آپ مستحب مستحب کاڈھونگ رچا کر عوام جو اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے رہی اس کو بھی روک دیں۔۔لوگ شادی پر ناچ گانا کرتے ہیں جو آپ کے نزدیک بھی حرام ہے اس کے باوجود بھی آپ یہی ترغیب دلاتے ہوں گے کہ شادی تو کریں یہ قبیح وناجائز عمل نہ کریں تو یہاں ایسا کیا معاملہ ہے کہ آپ تفہیم کی بجائے لوگوں کو اللہ عزوجل اوراس کے رسول کے ذکر سے روک کر مناع للخیر کے لقب سے ملقب ہورہے ہیں۔

﴿یہ مستحب اعمال جناب احمد رضا خان کی تعلیمات کے مطابق کئے جارہے ہیں﴾ص6

الحمدللہ اہل سنت کی ایک بہت بڑی تعداداب بھی شریعت مطہرہ کی دائرہ میں رہ کر میلادالنبی اور دیگر معمولات اہل سنت ادا کرتی ہے اور یہ اعمال صدیوں سے رائج ہیں اور اہل سنت کے اکابرین نے ان کو اچھا قرار دیا ہے یہاں تک کہ امام احمد رضا خان نے مزید دلائل سے وہابی دیوبندیوں کا رد کیا جو ان کو بدعت کہتے ہیں۔ہاں جن مقامات پر کچھ مسائل ہیں ان پر علماء اہل سنت عوام اہل سنت کی تربیت فرماتے ہیں۔

﴿میلاد منانے کا حق پانچ وقت کے نمازی اور داڑھی رکھنے والے کو ہے﴾ص6۔۔۔

یہ عبارات رضوان داؤدی نے امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی طرف منسوب کی ہے جبکہ امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے یہ کہیں بھی نہیں لکھا یہ رضوان داؤدی نے اپنا موقف ثابت کرنے کے لیے زبردستی کی ہے کہ لوگ کسی طرح میلاد منانا چھوڑ دیں اور یہ خالص وہابیہ دیابنہ والی سوچ ہے جو میلاد منانے کو شرک وکنھیا کے جنم دن کی طرح قرار دیتے ہیں۔رضوان نے امام اہل سنت کے فتوی سے غلط استدلال کرکے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔۔امام اہل سنت سے سوال ہوا:بے نمازی مسلمان کے گھر میلاد شریف کی محفل میں شریک ہونا یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟الجواب: مجلس میلاد شریف نیک کام ہے اور نیک کام میں شرکت بری نہیں،ہاں اگر اس کی تنبیہ کے لئے اس سے میل جول یک لخت چھوڑ دیا ہو تو نہ شریک ہوں یہی بہتر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔۔۔

وضاحت: اس فتوی میں کہاں لکھاہے کہ صرف نمازی اور داڑھی والا ہی میلاد کرواسکتاہے۔۔۔امام نے تو یہ فرمایاکہ مجلس میلاد نیک کام ہے اور اس میں شرکت بری نہیں۔اور پھر ایک اور مسئلہ بیان کیاکہ اگر کسی مسلمان سے مسلمانوں نے یک لخت بالکلیہ تعلقات ختم کر دیئے ہوں کہ وہ توبہ کرے تو اس کے ہاں شریک نہ ہوں۔۔۔اس کے بعد داؤدی صاحب نے فتاوی رضویہ سے وہ فتوی نقل کیاکہ فاسق سے میلاد پڑھوانا کیساہے؟۔کیااس فتوی کی کسی شق سے یہ ثابت ہے کہ میلاد بند کروادیں پورے فتاوی رضویہ میں جو بیسیوں مقامات پر میلاد کروانے کے حوالے سے فضائل و ترغیبات تھیں ان سب کو آپ نے یک لخت چھوڑا اور اپنا ترک مستحب والا ڈنڈا پکڑ کر امام نے جو میلاد کی اصلاح کے لیے بات کی اس کو لے کر پیچھے پڑ گئے کہ میلاد بند کرو کہ پڑھوانا کبھی فاسق سے ہوگا اور فاسق سے پڑھوانا حرام ہے لہذا میلاد ہی چھوڑ دو اور اگر تم نہیں چھوڑتے تو امام احمد رضا کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔معاذاللہ۔

اللہ کریم ایسی بد تر سوچ سے ہماری نسلوں کو بھی محفوظ رکھے۔نیز امام اہل سنت کا یہ فتوی ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ آپ اس وعید کے زمرے میں آتے ہیں یا نہیں؟۔۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند اشخاص نے مل کر پانچ شخصوں کو مجلس میلاد شریف سے روکا یعنی نہ آنے دیا۔ذکر الٰہی سننے سے روکنے والا کون ہے اور ذکر الٰہی خاص ہے یا عام لوگوں کے واسطے ہے؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ اجر پاؤ۔ت) الجواب: ذکر الٰہی سب مسلمانوں کے لئے ہے اور مجلس میلاد مبارک جو مطابق رواج حرمین شریفین معتبر روایتوں سے پڑھی جائے اور منکرات شرعیہ سے خالی ہو **اس سے روکنا ذکر خدا سے روکنا ہے ایسا شخص اگر بے عذر صحیح مقبول و قابل قبول روکے تو وہ﴿مناع للخیر معتد اثیم﴾ ہے یعنی خیر سے روکنے والا خدا کی باندھی ہوئی حدوں سے بڑھنے والا گناہ میں بالقصد پڑھنے والا۔**

والعیاذ باللہ تعالٰی۔ (فتاوی رضویہ، ج23، ص175، لاہور)

﴿صفحہ نمبر6: عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں۔(فتاوی رضویہ، ج9، ص541)﴾

یہ امام اہل سنت، اعلی حضرت پر بہتان ہے کہ آپ نے عورتوں کے قبرستان جانے کو ناجائز کہا: اصل سوال وجواب بحوالہ ملاحظہ ہو چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: ''مولانا موصوف نے ایک رجسٹری بھیجی جس میں بحر الرائق و تصحیح المسائل مولانا فضل رسول صاحب رحمہ اللہ علیہ کے حوالے سے عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کو جانے کی

اجازت پر زور دیا گیا تھا، ان کو یہ جواب بھیجا گیا۔۔۔۔۔امام اہل سنت نے جواباً لکھا: ''مولانا المکرم مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب زید کرمہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کی دو رجسٹریاں آئیں، تین مہینے سے زائد ہوئے کہ میری آنکھ اچھی نہیں تھی،، میری رائے اس مسئلہ میں خلاف پر ہے، مدت ہوئی اس بارے میں میرا فتوٰی تحفہ حنفیہ میں چھپ چکا، میں اس رخصت کو جو بحرالرائق میں لکھی ہے مان کر نظر بحالات نساء سوائے حاضری روضہ انور کہ واجب یا قریب بواجب ہے۔**مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیہ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسند نہیں کرتا، خصوصا اس طوفان بے تمیزی رقص ومزامیر وسرود میں آج کل جُہال نے اعراس طیبہ میں برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت تو میں عوام رجال کو بھی پسند نہیں رکھتا** نہ کہ وہ جن کو انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حُدی خوانی بالحان خوش پر عورتوں کے سامنے ممانعت فرما کر انھیں نازک شیشیاں فرمایا۔ والسلام۔ (فتاوی رضویہ، ج9، ص541، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے تو یہ لکھا ہے کہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔۔۔داؤدی نے ناجائز کے الفاظ امام پر کیسے فٹ کیے۔۔ پوری تعلیمات رضا میں کہیں امام نے ناجائز نہیں کہا، منع کیا ہے اور داؤدی نے امام اہل سنت کی طرف یہ جھوٹ منسوب کیا۔ اگر رضوان داؤدی نے مفہوم عبارت نقل کرنا تھا تو اس علمی سرقہ کرنی کیا ضرورت تھی ؟۔۔

﴿اہم سوال: یہ جائز مستحب اعمال فتاوی رضویہ کے مطابق بھی نہیں ہیں اور اس پر بریلوی جماعت کو بدعتی بھی کہا جارہا ہے لیکن بریلوی علماء پھر بھی مستحب اعمال کی برکات بیان کررہے ہیں جیسے بریلویت کا دین یہی ہے حالانکہ بریلوی عوام کو دس عقائد کا علم نہیں اس لئے بریلوی عوام کو علم دینے کے لیے مستحب اعمال کو بند کرنے کا فتوی کیوں نہیں دیا جاتا تاکہ عوام کو عقائد کا علم ہو۔ مستحب اعمال بند کرنے کا فتوی کیوں دیا جایا؟﴾ص6

جواب: اصل پوری بات اب کھل کر سامنے آئی، رضوان داؤدی کے سینے کا درد یہی ہے کہ ان مستحبات کو روک دیا جائے سارے فساد اسی سبب سے ہیں۔۔۔یہ بھی رضوان صاحب کی زیادتی ہے کہ عوام ان عقائد کو بالکل نہیں جانتی الحمدللہ وہ عوام جو علماء کی صحبت یا کسی صحیح العقیدہ سنی تنظیم کے ماتحت ہوتی ہے ان کو اس کے متعلق علم

ہوتاہے اور اگر بریلوی عوام میں کسی کو دینی عقائد معلوم نہیں توان کو سکھانے چاہییں نہ کہ بے چارہ جواللہ کانام کسی بہانے سے لے رہے ہیں ،لٹھ لئے پیچھے پڑھ جائیں کے مستحب اعمال چھوڑدو۔۔۔حدیث پاک میں واضح فرمایا گیا: خالطواالناس باخلاقھم "ترجمہ: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

(کنزالعمال، کتاب الخلاق، الإکمال من الفصل الأول فی الترغیب، جلد 3، صفحہ 37، مؤسستہ الرسالۃ بیروت)

اس حدیث میں صراحت کے ساتھ جائزرسموں پر عمل کرنے کا کہا گیاہے۔یعنی جو رسمیں لوگوں میں رائج ہوں اور وہ خلاف شرع نہ ہوں توان کے موافق تم بھی عمل کرو۔فقہائے کرام نے فرمایا کہ لوگوں کی عادات کے خلاف کرنامکروہ عمل ہے۔امام علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرمایا کہ امام اجل قاضی عیاض رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا" خروجه عن العادة شهرة ومكروه "ترجمہ: جس جگہ جو طریقہ لوگوں میں رائج ہے اس کی مخالفت کرنااپنے آپ کو مشہور بنانا ہے جو شرعا مکروہ وناپسندیدہ ہے۔اسی طرح مجمع بحارالانوار میں منقول" هو على عادة البلدان فالخروج عنها شهرة ومكروه "ترجمہ: یہ علاقوں کی عادت پر ہے جس سے خروج نری شہرت اور ناپسندیدگی ہے۔اسی کو مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی شرح مشکوۃ میں ناقل کہ " خروج از عادت واہل بلد موجب شہرت است ومکروہ است "ترجمہ: علاقہ والوں کی عادت سے خروج شہرت کے لیے ہوتاہے اور یہ ناپسند بات ہے۔ (ماخوذاز، فتاوٰی رضویہ، جلد22، صفحہ 313، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

جب رائج جائزرسموں کو کرنے کا حکم دیا گیاہے تو ختم، میلاد، اذان سے قبل درود، مزارات اولیاء پر حاضری وغیرہ نہ صرف جائز بلکہ مستحب اعمال ہیں اور موجودہ صحیح سنیوں کی نشانیاں ہیں جنہیں چھوڑنا مسلمانوں میں شک وشبہات پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں دیوبندی وہابی بنانا ہے کہ لوگ کہیں گے کہ وہابی دیوبندی صحیح کہتے تھے کہ یہ اعمال بدعت وشرک ہیں اس لیے تواب اہل سنت ان اعمال کو ترک کررہے ہیں، ان معمولات اہل سنت کو ترک کرنا طعن کا موجب ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃاللہ علیہ نے ایسی حرکت سے منع فرمایاہے جو محل طعن ہو چنانچہ ذکر ولادت اقدس پر قیام کرنے پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:''چند لوگ بیٹھے ہیں ذکر ولادت اقدس آیا تعظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انکار نہیں مگر اس وقت بیٹھے رہے کہ آخر قیام واجب نہیں ایسے ترک پر طعن نہیں اور اگر یوں ترک ہو کہ مجلس میں اہل اسلام نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے قیام کیا یہ بلاعذر جمارہا تو قطعاً محل طعن و

دلیل مرض قلب ہے، نظیر اس کی شاہد عین یہ ہے کہ کسی مجمع میں بندگان سلطانی تعظیم سلطانی کیلئے سر وقد کھڑے ہوں اور ایک نامہذّب بے ادب قصداً بیٹھا رہے ہر شخص اسے گستاخ کہے گا اور بادشاہ کے عتاب کا مستحق ہو گا۔ یوں ہی اگر ترک قیام بر بنائے اصول باطلہ وہابیت ہو تو شنیع تر ہے۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔''

(فتاوٰی رضویہ، جلد 23، صفحہ 730، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

رضوان داؤدی صاحب سے یہ سوال ہے کہ

(1) آج پڑھ لکھا طبقہ سنت پر اعتراض کرتا ہے تو کیا سنت پر عمل ترک کر دیں؟ کہ ہماری عوام ابھی فرض نہیں پڑھ رہی پہلے ان کو فرض پڑھائیں پھر سنت پر عمل کروائیں۔

(2) آج کفار، شعائر اسلام پر معترض ہیں کیا ان شعائر اسلام کو چھوڑ دیں کہ کفار اعتراض کر رہے ہیں؟

(3) مستحب اعمال کے ذریعے بہت سے لوگ دین کے قریب آتے ہیں، کیا ان کو روک دیں؟

(4) اگر کوئی مسلمان بغیر علم اپنی کم علمی سے نماز غلط ادا کرے تو اسے نماز چھوڑنے کا درس دینا چاہیے یہ سیکھ کر نماز پڑھنے کا؟

﴿صفحہ ۷ پر ہے: فروعی مسائل: استمداد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کے لیے پکارنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب یا علم شفاعت، حاضر وناظر یا نور و بشر ہونا۔۔ یہ سب فروعی مسائل ہیں۔۔﴾

وضاحت: رضوان داؤدی کو اتنا بھی علم نہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ضروری درجہ ضروریات دین سے ہے جس کا انکار کرنا کفر ہے، اس نے اسے بھی فروعی مسائل میں ڈال دیا۔

امام احمد رضا ہی کی تعلیمات دیکھ لیتا، اتحاد کے ذہن نے اسکو یہاں تک پہنچادیا کہ دین کی ضروری اشیاء کو بھی فروعی کہنے پر تُل گیا۔۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرنے کے متعلق تفصیل ہے: **مطلقاً علم غیب کا انکار کفر ہے کہ حضور کو بعض علوم غیبیہ عطا ہونے کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے جس کا منکر کافر ہے۔** کثیر علم غیب کے عطا ہونے کا منکر گمراہ وبد مذہب ہے۔ اور اللہ عزوجل نے روزِ ازل سے روزِ آخر تک تمام ماکان ومایکون کا علم

بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا لیکن اس کا منکر کافر یا گمراہ تو نہیں البتہ خطاکار ضرور ہے۔اور جہاں تک منکر علم غیب کے ساتھ کھانے پینے کا معاملہ ہے تو چونکہ فی زمانہ علم غیب کا انکار بدمذہب اور بے دین لوگوں کا شعار ہے اور قرآن وحدیث میں گمراہ اور بدمذہب لوگوں کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ امور کی ممانعت آئی ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے:'' مسائل تین قسم کے ہوتے ہیں۔ایک ضروریات دین اُن کا منکر بلکہ اُن میں ادنٰی شک کرنے والا بالیقین کافر ہوتا ہے ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔دوم ضروریات عقائد اہلسنت، ان کا منکر بدمذہب گمراہ ہوتا ہے۔سوم وہ مسائل کہ علمائے اہلسنت میں مختلف فیہ ہوں اُن میں کسی طرف تکفیر وتضلیل ممکن نہیں۔یہ دوسری بات ہے کہ کوئی شخص ا پنے خیال میں کسی قول کو راجح جانے خواہ تحقیقاً یعنی دلیل سے اسے وہی مرجح نظر آیا خواہ تقلید کہ اسے اپنے نزدیک اکثر علماء یا اپنے معتمد علیہم کا قول پایا۔ کبھی ایک ہی مسئلہ کی صورتوں میں یہ تینوں قسمیں موجود ہو جاتی ہیں۔مثلاً اللہ عزوجل کے لیے ید وعین کا مسئلہ: قال اللہ تعالٰی(یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ)(ترجمہ کنزالایمان: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے)وقال تعالٰی(وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ)(ترجمہ کنزالایمان: اور اس لئے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو) ید ہاتھ کو کہتے ہیں، عین آنکھ کو۔اب جو یہ کہے کہ جیسے ہمارے ہاتھ آنکھ ہیں ایسے ہی جسم کے ٹکڑے اللہ عزوجل کے لیے ہیں وہ قطعاً کافر ہے اللہ عزوجل کا ایسے ید وعین سے پاک ہونا ضروریات دین سے ہے، اور جو کہے کہ اس کے ید وعین بھی ہیں تو جسم ہی مگر نہ مثل اجسام، بلکہ مشابہت اجسام سے پاک ومنزہ ہیں وہ گمراہ بددین کہ اللہ عزوجل کا جسم وجسمانیات سے مطلقاً پاک ومنزہ ہونا ضروریات عقائد اہلسنت وجماعت سے ہے، اور جو کہے کہ اللہ عزوجل کے لیے ید وعین ہیں کہ مطلقاً جسمیت سے بری ومبرا ہیں وہ اس کی صفات قدیمہ ہیں جن کی حقیقت ہم نہیں جانتے نہ اُن میں تاویل کریں وہ قطعاً مسلم سُنّی صحیح العقیدہ ہے اگرچہ یہ عدم تاویل کا مسئلہ اہلسنت کا خلافیہ ہے متاخرین نے تاویل اختیار کی پھر اس سے نہ یہ گمراہ ہوئے کہ وہ کہ اجراعلی الظاہر بمعنی مذکور کرتے ہیں جس کا حاصل صرف اتنا کہ "اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا"(ترجمہ کنزالایمان: ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے) بعینہ یہی حالت مسئلہ علم غیب کی ہے۔اس میں بھی تینوں قسم کے مسائل موجود ہیں۔(۱)اللہ عزوجل ہی عالم بالذات ہے ، بے اُس کے بتائے ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا۔(۲)رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا۔(۳)رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہر گز وسیع تر نہیں۔(۴)جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے جس میں اُس کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہر گز ابلیس کے لیے نہیں ہو سکتا جو ایسا مانے قطعاً مشرک کافر ملعون بندہ ابلیس ہے۔(۵)زید و عمرو ہر بچے پاگل، چوپائے کو علمِ غیب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے، یہ سب مسائل ضروریاتِ دین سے ہیں اور اُن کا منکر ان میں ادنٰی شک لانے والا قطعاً کافر، یہ قسمِ اول ہوئی۔(۶)اولیاء کرام نفعنا اللہ تعالٰی ببر کاتھم فی الدارین کو بھی کچھ علومِ غیب ملتے ہیں مگر بوساطت رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام۔معتزلہ خذلھم اللہ تعالٰی کہ صرف رسولوں کے لیے اطلاع غیب مانتے اور اولیاء کرم رضی اللہ تعالٰی عنھم کا علومِ غیب کا اصلاً حصہ نہیں مانتے گمراہ ومبتدع ہیں۔(۷)اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المحبوبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم کو غیوب خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا جو یہ کہے کہ خمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا ہزارہا احادیث متواترۃ المعنٰی کا منکر اور بدمذہب خاسر ہے، یہ قسم دوم ہوئی۔(۸)رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تعیینِ وقتِ قیامت کا بھی علم ملا۔(۹)حضور کو بلااستثناء جمیع جزئیات خمس کا علم ہے۔(۱۰)جملہ مکنونات قلم ومکتوبات لوح بالجملہ روزِ اول سے روزِ آخر تک تمام ماکان ومایکون مندرجہ لوحِ محفوظ اور اس سے بہت زائد کا عالم ہے جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افراد خمس داخل اور دربارہ قیامت اگر ثابت ہو کہ اس کی تعیین وقت بھی درج لوح ہے تو اسے بھی شامل، ورنہ دونوں احتمال حاصل۔(۱۱)حضور پُر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حقیقتِ روح کا بھی علم ہے۔(۱۲)جملہ متشابہات قرآنیہ کا بھی علم ہے، یہ پانچوں مسائل قسم سوم سے ہیں کہ ان میں خود علماء وآئمہ اہل سنت مختلف رہے ہیں جس کا بیان بعونہ تعالٰی عنقریب واضح ہو گا ان میں مثبت و نافی کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنی ضلال یا فسق کا بھی حکم نہیں ہو سکتا جب کہ پہلے سات مسئلوں پر ایمان رکھتا ہو اور ان پانچ کا انکار اُس مرض قلب کی بنا پر نہ ہو جو وہابیہ قاتلھم اللہ تعالٰی کے نجس دلوں کو ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل سے جلتے اور جہاں تک بنے تنقیص وکمی کی راہ چلتے ہیں ﴿فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا﴾۔

(فتاوی رضویہ، ج29، ص416-413، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وضاحت: رضوان داؤدی صاحب نور وبشر کے عقیدہ کے متعلق بھی غلط فہمی کا شکار ہیں۔ ان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلی بشریت قرآن عظیم سے ثابت ہے اور اس کا انکار کرنا کفر خالص ہے

،اور یہ بشریت ماننا ضروریات دین میں سے ہے فروعی مسئلہ نہیں۔اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے۔
(پ16، سورۃ الکھف، آیت110)

اہل سنت کا بدمذہبوں سے اختلاف نورانیت مصطفی علیہ السلام پر ہے اور نورانیت بھی دو طرح کی ہے (1) حسی (2) معنوی یعنی ہدایت دینے والے۔ان دونوں میں بھی دوسری کو ہر دو فریق مانتے ہیں۔اختلاف نورانیت حسی میں ہے جس کے اہل سنت قائل ہیں جبکہ بدمذہب اس کے منکر ہیں۔

شفاعت کے متعلق بھی داؤدی غلط فہمی کا شکار ہے ،شفاعت کو مطلقا فروعی مسئلہ کہنا بھی غلط ہے کہ مُطلَقاً شَفاعت کا انکار حکمِ قراٰنی کا انکار اور کُفر ہے۔چُنانچِہ قراٰنِ کریم کی مشہور و معروف آیتِ کریمہ اٰیۃُ الکرسی میں ہے: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ ترجمہ کنزالایمان: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔
(پ3البقرہ،255)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: اِس میں مشرِکین کا رَد ہے جن کا گُمان تھا کہ بُت شَفاعت کریں گے ۔انہیں بتا دیا گیا کہ کُفّار کے لئے شَفاعت نہیں۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حُضُور ماْذُوْنِین (یعنی اجازت یافتگان) کے سوا کوئی شَفاعت نہیں کر سکتا اور اِذن والے (یعنی اجازت یافتہ) انبیاء و ملائکہ و مؤمنین ہیں۔
(خزائنُ العرفان ص76)

اَلْبَحْرُ الرَّائِق میں ہے: جو نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کا منکر ہو یا کراما کاتبین کا منکر ہو یا رُویت باری (یعنی دیدارِ الٰہی) کا انکار کرتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لیے کہ وہ کافر ہے۔ (بحرالرائق،ج1،ص611)

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار کرنے والا اہل سنت سے خارج اور گمراہ بددین شخص ہے فتاوی رضویہ میں ہے: مولا عزوجل فرماتا ہے:"انا عند ظن عبدی بی"(میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے پاس ہوں۔ت) روافض و معتزلہ کہ رؤیت الٰہی سے مایوس ہیں مایوس ہی رہیں گے،وہابیہ شفاعت سے منکر ہیں محروم ہی رہیں گے تو ان کا انکار ان کے اعتبار سے صحیح ہوا ظاہرا قائل کی یہی مراد ہے کہ ان کی نفی ان کے حق میں سچی

ہے،اس میں کوئی حرج نہیں،ہاں جو اس کے قول کی تصدیق بمعنی نفی مطلق کرے وہ ضرور گمراہ وخارج از اہلسنت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،ج14،ص275،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

نیز استمداد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فروعی عمل کہہ کر روکنا بھی ہمارے ہاں بدمذہبوں کی روش ہے جو اسے بدعت وشرک قرار دیتے ہیں۔

﴿کتنے اہلسنت وجماعت عوام اور علماء کو ان دس عقائد کا علم ہے﴾ص8

حیرت کی بات ہے کہ جن عقائد کا جاننا عوام پر بھی فرض ہے رضوان صاحب ان کے بارے کہہ رہے کہ کتنے بریلوی علماء کو وہ عقائد معلوم ہیں۔۔اگر داؤدی صاحب کی نظر میں ان کو بنیادی عقائد معلوم نہیں تو کیا جس کو بنیادی عقائد کا علم نہیں وہ عالم ہو سکتا ہے۔؟کیا رضوان صاحب کو عالم کی تعریف بھی معلوم نہیں ؟کہ عالم وہ ہوتا ہے جو عقائد میں مستقل ہو اور ان کو دلائل سے جانتا ہو۔۔رہی بات عوام کی تو جو عوام علماء کی صحبت میں رہتے ہیں ان کو ان ضروری عقائد کا علم ہوتا ہے بقیہ جس کو علم نہیں اس کو سیکھنا لازم ہے۔

﴿کیا فروعی مسائل میں جو عوام و علماء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو عقیدہ قانون اول سے بڑھادیں ان کا کافر کہہ کہا جاسکتا ہے کیا بریلوی عوام اور علماء ایسا کر رہے ہیں﴾ص8

ہم اہل سنت والوں نے تو آج تک کسی مسلمان کو نہیں دیکھا جو اللہ عزوجل سے حضور کی شان بڑھادے اور اگر کوئی بڑھتا ہو تو وہ مسلمان کب رہے گا،بقیہ دیابنہ وہابیہ کو جو ہر چھوٹی موٹی بات شرک لگتی ہے اور رسول اللہ علیہ السلام کے اوصاف بیان کرنے سے ان کو یہ لگتا ہے کہ اللہ کے مساوی کر دیا یہ ان کی غلط فہمی،جہالت اور اہل سنت سے دشمنی ہے،کوئی بریلوی عالم و عوام ایسا نہیں کر رہا کہ وہ اللہ عزوجل سے کسی نبی کی شان بڑھا کر بیان کرتا ہو،نیز داؤدی صاحب کے اس سوال سے ان کی سنی علماء کے بارے سوچ بھی واضح ہوتی ہے جو چیز صراحتاً غلط و باطل بلکہ کفر ہے اس کے بارے سوال کرنا کہ کیا علماء اہل سنت ایسا کر رہے ہیں یہ بات اس کی وہابیوں والی سوچ کی طرف بھی رہنمائی کرتی ہے۔

﴿اہل سنت کے نزدیک دیوبندی سے اصولی اختلاف دیوبند علما صاحبان کی مندرجہ ذیل چار عبارتیں ہیں۔۔جن کو حضرت امام احمد رضا خان صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین قرار دیا۔﴾ص 8

جواب: اختلاف ان چار عبارتیں پر بھی ہے اس کے علاوہ بہت سے عبارتیں ہیں جن پر اختلاف ہے جن کی تفصیل کے لیے علماء اہل سنت کی کتب کی طرف مراجعت کریں چند باتیں دیوبندیوں اور وہابیوں کے عقائد کے نام سے ما قبل ذکر ہو چکیں نیز دیوبندی وہابی کا سنی مسلمانوں کو بات بات پر مشرک وبدعتی کہنا ان کے قتل کو حلال سمجھنا، ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنانا کو جائز کہنا یہ سب باتیں اور اس کے علاوہ بہت سے اشیاء پر اختلاف ہے۔۔

﴿اصول: مولانا احمد رضا خاں صاحب سے سوال کیا گیا کہ ایک امام مسجد دیوبندی مدرسے میں جا کر پڑھتا ہے مگر توحید، رسالت کو ماننے والا حنفی ہے اور ان عبارتوں کو کفریہ مانتا ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو آپ نے فرمایا کہ جو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے اس سے رشتہ توڑ لینا چاہیے کیونکہ دیوبندی مدرسے میں پڑھنے سے کوئی نقصان نہیں ہے جب کہ وہ زبان سے اقرار کر رہا ہو اور کسی کا دل چیر کر دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا آج کل بریلوی کسی سے اس اصول کے مطابق پوچھتا ہے؟

اس کے بعد فتاوی رضویہ سے یہ سوال وجواب نقل کیا: (عقیدہ پیش امام مسجد کا یہ ہے)"میں مذہب اہلسنت وجماعت پر عمل کرتا ہوں۔ میرا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں، اللہ عزوجل کی توحید اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد خدا کے تمام مخلوق سے افضل جانتا ہوں، کرامات اولیاء و بزرگان دین کا قائل ہوں۔"ایسا امام اگر وہابی (جو فی زمانہ مشہور کردئے گئے ہیں) کے مدرسہ میں پڑھنے کو چلا جائے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں پیش امام موصوف کی امامت بلاشبہ صحیح و درست ہے جب پیش امام اپنا حنفی ہونا بیان کرتا ہے اور عقیدہ مطابق اہلسنت وجماعت رکھنے کا مدعی ہے اور اس کے کسی قول و فعل سے اس کا خلاف ثابت نہیں ہوتا تو محض کسی وہابی کے مدرسہ میں پڑھنا یا بالفرض کسی پاٹ شالہ یا اسکول میں تعلیم حاصل کرنا ہر گز صحت امامت کے لئے قادح نہیں ہو سکتا کیونکہ احکام شرعیہ کا مدار ظاہر پر ہے ہم شق قلب پر مامور نہیں، وہ اشخاص جو مختلف عن الجماعۃ ہیں اگر کوئی عذر شرعی رکھتے ہوں تو معذور رہیں گے اور اگر محض عصبیت ونفسانیت کی جہت سے شریک جماعت نہیں ہوتے تو وہ فاسق مردود الشہادۃ قابل تعزیر ہیں اہل محلہ کو ان سے سلام وکلام ترک کر دینا چاہئے۔(فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 589، رضا فاونڈیشن، لاہور)﴾ص 9

خیانت ودھوکے کی بدترین مثال: بریلوی اصول بنانے کے لیے رضوان داؤدی نے یہاں دیوبندیوں کا فتوی جس ڈھٹائی سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کر کے بدترین خیانت ودھوکے کا اظہار کیا اس کی مثال ہمیں کہیں نہیں مل سکتی میرے کریم آقا نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:" حبک الشئی یعمی ویبصر "یعنی کسی شے کی محبت تجھے اندھا بہرے کر دیتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ، ج5، ص194 مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

یہاں دو ہی باتیں ہیں: یا تو صلح کلیت کی آفت نے اس قدر خیانت پر ابھارہ کے امام احمد رضا کے دامن پر کیچڑ اچھالا کہ انہوں نے دیوبندی مدرسہ کے پڑھے ہوئے کے کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والے کو مردود قرار دیا یا صلح کلیت کی محبت نے ایسا اندھا بہرا کر دیا ہے کہ دیوبندیوں کا فتوی امام احمد رضا کے نام منسوب کر دیا۔

اگر خدا نے آنکھیں دیں ہیں جب چھ سطریں نقل کی گئیں تو کیا جن دیوبندیوں نے یہ فتوی دیا ان کے نام دیکھنے سے حضرت کی آنکھوں نے انکار کر دیا تھا یا عمداً ایسی خطا سرزد ہوئی کہ جوش تعصب میں یہ بھی بھول گئے کہ کل علماء جب اصل کتاب سے مطابقت کریں گے تو اس علمی خیانت کو کبھی معاف نہ کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔جب فتاوی رضویہ میں متصل اس فتوی کے اختتام پر جن بدمذہبوں نے یہ فتوی لکھا ان کے نام درج تھے، ان کی تصدیقات درج تھیں اور وہ بھی ایک کی نہیں، دو کی نہیں، بلکہ تین تین کی درج تھیں تو بریلوی اصول بنانے کے لیے آپ کو کیونکر یہ علمی خیانت کرنا پڑی۔۔؟؟؟

فتاوی رضویہ کے اسی صفحہ میں اسی فتوی کے آخری میں یہ درج ہے:"

[العبد المجیب: محمد عبداللہ کان اللہ لہ۔ صحیح ہے۔ محمد منور العلی غفر لہ۔ الجواب صحیح۔ محمد واحد نور عفی عنہ

-]

اب امام اہل سنت سے کیا گیا مکمل سوال اور پھر آپ نے جو جواب دیا اور داؤدی نے جو فتوی دیا بنہ امام اہل سنت کی طرف منسوب کیا امام اہل سنت نے اس کی کیسے بیخ کنی فرمائی، ملاحظہ ہو:

سوال: مسئلہ ۷۳۷: از شہر محلہ باغ احمد علی خاں مسئولہ نیاز علی ۴ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ پانچ آدمی باوجود مسجد میں جماعت ہو رہی ہے شامل نہیں ہوتے، بعد ختم جماعت کثیر پانچوں آدمی علیحدہ جماعت پڑھتے ہیں یا مسجد میں پڑھنے آتے ہی نہیں۔ امام مسجد جو عرصہ سے امامت کر رہا ہے اور اپنا عقیدہ ذیل بیان کرتا ہے اس کو وہ برا کہتے ہیں ایسے کے لئے کیا

حکم ہے اوران کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہے (عقیدہ پیش امام مسجد کا یہ ہے)"میں مذہب اہلسنت وجماعت پر عمل کرتا ہوں۔ میرا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ کا مقلد ہوں، اللہ عزوجل کی توحید اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد خدا کے تمام مخلوق سے افضل جانتا ہوں، کرامات اولیاء وبزرگان دین کا قائل ہوں۔ "ایسا امام اگروہابی (جوفی زمانہ مشہور کردئے گئے ہیں) کے مدرسہ میں پڑھنے کو چلا جائے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے بعد دیوبندیوں کا فتویٰ ذکر ہوا۔ جس کو اوپر نقل کیا گیا۔

اس سوال کے جواب اور دیوبندیوں کے فتوی کے متعلق امام اہل سنت نے جواب کیا لکھا اب اس کو ملاحظہ فرمائیں:

"''' یہ فتویٰ محض غلط ہے۔ اس میں اصل بحث سے پہلو تہی کی گئی ہے اور بے علاقہ روایتیں محض فضول نقل کردیں اس پر انہی لوگوں کے دستخط ہیں جو خود دیوبندی خیال کے ہیں یا کم از کم دیوبندیوں کو کافر نہیں کہتے وہ تو ایسا کہا ہی چاہیں حالانکہ علمائے حرمین شریفین باتفاق فتویٰ دے چکے کہ گنگوہی ونانوتوی وانبیٹھی وتھانوی سب مرتد ہیں اور بحوالہ بزازیہ ومجمع الانہر ودُرمختار تحریر فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

عقائد اہلسنت کا مدعی ہونا یا اپنے آپ کو حنفی کہنا یا توحید ورسالت وافضیلت وکرامت کا اپنے آپ کو قائل بتانا، ان میں سے کون سی بات کا وہابیہ ودیوبندیہ اقرار نہیں کرتے اور پھر کافر ہیں ایسے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کاف، بلکہ چاروں باتوں کے مقر قادیانی تک ہیں اور اپنے آپ کو مقلدِ امام ابو حنیفہ بھی کہتے ہیں کیا اس سے ان کا کفر اُٹھ گیا۔

شریعت بیشک ظاہر پر حکم فرماتی ہے اور ظاہر یہی ہے کہ آدمی جسے کافر مرتد جانے گا اس سے علم دین نہ پڑھے گا، پاٹ شالہ اور اسکول کی مثال جہالت ہے، کیا کوئی پنڈتوں، پادریوں سے قرآن عظیم وحدیث وفقہ پڑھنے جاتا ہے اور بفرض غلط اگر وہابیہ سے پڑھنے والا عقائد وہابیہ کی طرف مائل نہ بھی ہو اور انھیں کافر مرتد جانتا ہو جب بھی انہیں استاد بنانا اُن کی تعظیم کرنا تو ہے، اور ائمہ دین نے فرمایا جو کسی مجوسی کو تعظیماً "یااستاذ" کہے وہ کافر ہو جاتا ہے، فتاویٰ ظہیریہ واشباہ والنظائر وتنویر الابصار ومنح الغفار ودُرمختار وغیرہا میں ہے: ''ولو قال لمجوسی یااستاذ تبجیلا کفر''(اگر کسی نے مجوسی کو تعظیماً "یااستاذ" کہا تو کافر ہو جائیگا۔ت) جب صرف تعظیماً "یااستاذ" کہنے پر یہ حکم ہے تو مرتد حقیقتاً استاذ بنانا اور اقسامِ تعظیم بجالانا کیسا ہوگا بلا شبہ ایسا شخص امام بنانے کے قابل نہیں جس کے دل میں دین کی عظمت ہے ہرگز اسے امام نہ بنائے گا نہ اس کے پیچھے نماز پڑھے گا، ہاں جو شخص دین کو ہنسی کھیل سمجھے وہ جو چاہے کرے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے کہ اپنی نمازیں برباد نہ کریں،

ہم اس کی ایک آسان پہچان بتادیتے ہیں اس فتویٰ میں جن جن لوگوں کے دستخط ہیں ان سے سوال کرو کہ "حسام الحرمین شریف" میں تمام علمائے حرمین شریفین نے جن جن وہابیوں کو نام بنام کافر ومرتد لکھا ہے اور فرمایا ہے جو ان کے کفر میں شک کرے وُہ بھی کافر، آیا تم لوگ بھی انھیں کافر ومرتد کہتے ہو، دیکھو ہرگز نہ کہیں گے، تو صاف معلوم ہوا کہ یہ بھی متہم ہیں تو ان سے فتوی لینا کس طرح حلال ہوا اور اس پر عمل کون سی شریعت نے جائز کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ 589، رضا فاونڈیشن، لاہور)

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے فتوی کی روشنی میں اگر رضوان داؤدی نے کوئی بریلوی اصول بیان کرنا تھا تو جو امام نے خود اصول پہچان کا دیا وہ اصول بناتے کہ حسام الحرمین میں جن جن کو کافر لکھا، کیا ان سب کے متعلق اب اہل سنت والے اپنے ہاں تفتیش کرتے ہیں؟ اگر یہ صحیح اصول داؤدی صاحب اپناتے اور امام احمد رضا کا صحیح فتوی نقل فرماتے تو ان کو دھوکہ دہی کی ضرورت پیش نہ آتی۔۔۔ نیز یہ رضوان داؤدی کا فعل صرف اسی کتاب میں نہیں ان کی کتاب "کن فیکون "میں بالکل سیم یہ کچھ ذکر کیا ہے اور امام اہل سنت پر بہتان عظیم باندھا اور یہ باتیں اپنے مریدین کو بھی بار بار بتا چکے ہیں کہ امام احمد رضا کی یہی تعلیم ہے۔

اس کے بعد فتاوی رضویہ، جلد 27، صفحہ 211 کی عبارت رضوان داؤدی نے نقل کی: حسام الحرمین منگوا لیجیے اور دیکھایئے اگر بکشادہ پیشانی تسلیم کرے کہ بے شک علمائے حرمین کے یہ فتوے حق ہیں تو ثابت ہو گا کہ دیوبندیت کا اس پر کچھ اثر نہیں۔۔۔

نہ جانے اس کے بعد کے الفاظ لکھنے میں رضوان داؤدی کو کیا تامل ہے جس میں امام اہل سنت نے فرمایا: ''بے شک علمائے حرمین کے یہ فتوے حق ہیں تو ثابت ہو گا کہ دیوبندیت کا اس پر کچھ اثر نہیں ورنہ علمائے حرمین طیبین کا وہی فتوی ہے کہ ''من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر''۔۔۔

دوسرا حوالہ بھی تحریف کے مترادف ہے کہ امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے حسام الحرمین منگوانے کے ساتھ جو اصل اصول ذکر کیے ان کو داودی نے نقل نہیں کیا۔

﴿سوال نمبر۹ میں آپ نے کہا: اہل سنت بریلوی اپنے ایمان سے بتائیں کہ اہل سنت (دیوبندی) علمائے کرام نے کیا دین کا کام نہیں کیا اور سینکڑوں کتابوں سے چار چار لائنوں کی عبارتیں نکال کر کیا کافر بنانا جائز تھا۔۔؟﴾10

جواب: اس کا جواب دینے سے پہلے رضوان داؤدی صاحب! سے ایک سوال ہے۔ آپ کے والد صاحب کی شان میں کوئی کتاب لکھے۔ تعریفات کے پل باندھے اور تعریف کرتے ہوئے لکھے۔۔۔ داود صاحب کے والد کا علم جانوروں جیسا تھا، پاگل بھی ان سے زیادہ جانتے تھے، ان کے خیال سے گدھے کا خیال بہتر ہے۔ وہ بہت جھوٹا تھا۔ اسے

کسی چیز کا علم نہیں تھا۔۔۔۔۔آپ اسے خوشی میں کتنی دعائیں عطافرمائیں گے کہ میرے والد صاحب کی شان میں کتاب لکھی، کیا ہوا اگر ایک دو جگہ چند برے کلمات لکھے ہیں۔۔

دوسرا سوال: کیا منوں من دودھ ہو اور اس میں چند قطرے پیشاب ڈالیں وہ پاک رہے گا یا ناپاک؟

جو سوال آپ نے علمائے اہل سنت سے کیا یہی سوال اگر آپ سے قادیانیوں کے بارے کیا جائے، کیا قادیانیوں نے سرکار علیہ السلام کی کسی جگہ تعریف نہیں کی، بڑی بڑی کتابیں نہیں لکھیں؟ تو کیا قادیانیوں کی کثیر کتب میں سے چند چند لائن گستاخی پر مشتمل نکال کر ان کو کافر قرار دینا درست تھا۔۔آپ اس کے جواب میں کیا کہیں گے؟

آج یورپین ممالک میں سیرت رسول علیہ السلام پر پی ایچ ڈی کروائی جارہی ہے، اسلام پر تحقیق کروائی جارہی ہے، کروانے والے اسلام کے خلاف دن رات زہر اگل رہے ہیں، کیا ان کافروں کو برا کہیں یا صحیح مان لیں کہ کیا ہوا جو اگر کچھ خلاف بول دیتے ہیں وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے ذات پر تحقیق بھی تو کروا رہے ہیں۔۔ ۔۔؟ ان تمام سوالات کے جو جو، جوابات آپ دیں گے وہی ہماری طرف سے آپ کے سوالات کے جوابات ہیں۔۔۔

تنبیہ: رضوان صاحب آپ نے دیابنہ کا کونسا کام دیکھا کہ آپ کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ ان لوگوں نے اللہ عزوجل کو منہ بھر بھر گالیاں دیں، اللہ عزوجل پر عیب لگائے اسے جھوٹا کہا، تمام عیوب اس میں مانے۔رسول اللہ علیہ السلام کا علم شیطان سے کم بتایا کر گالی دی، رسول اللہ علیہ السلام کے علم کو چوپاوں، جانوروں، بچوں، پاگلوں سے تشبیہ دی، حضور کے خیال کو نماز میں شرک قرار دیا اور بیل و گدھے کے خیال سے برا کہا۔۔واللہ العظیم ساری زندگی تم پر کوئی احسان کرے اور بعد میں تمہارے باپ کو کہے وہ بدکار ہے، وہ فراڈی ہے، وہ جھوٹا ہے، وہ جاہل ہے، وہ جانوروں سے بھی برے خیال والا ہے۔۔۔تو کیا تم اس کے احسانات کو دیکھ کر اپنے باپ کے توہین برداشت کروگے یا برا مناوگے؟ اگر برا نہیں مناوگے تو کیا باغیرت لوگوں میں تمہیں شمار کیا جائے گا۔۔؟؟۔تو کیا تمہیں رسول اللہ علیہ السلام کی عزت کا اتنا بھی پاس نہیں جتنا اپنے باپ کا ہے؟

بریلوی علماء نے کسی کو کافر نہیں بنایا، علماء کا کام حکم شرعی بیان کرنا ہے نہ کہ کسی کو کافر بنانا، جس نے کفر کیا وہ کافر ہے، جس نے گستاخی کی وہ گستاخ ہے عالم نے تو صرف لوگوں کو بتایا کہ اس نے یہ کفر کیا ہے یہ گستاخی کی ہے ورنہ کافر تو وہ کفر کے سبب پہلی ہی ہو چکا، عالم نے تو معلومات لوگوں تک پہنچائی۔

کیا سینکڑوں کتابوں سے چار چار لائنوں کی عبارتیں نکال کر کیا کافر بنانا جائز تھا؟۔۔۔10

جواب: کافر بنانا نہیں، لوگوں کو بتانا، نہ صرف جائز تھا بلکہ علماء کرام کے اہم فرائض میں سے تھا کہ وہ کفر کو اسلام کہنے والوں کی خبر لیں، سچے مولا پر کذب کی بات کرنے والوں کی خبر لیں پیارے مصطفی کریم علیہ السلام کے علم مبارک پر قدغن لگانے والوں کی کر لیں۔ لوگوں کے ایمان کا تحفظ کریں ۔۔ ہم رضوان داؤدی صاحب سے پوچھتے ہیں۔۔ایک شخص نے آپ کے سامنے ایک سو سرکار علیہ السلام کی شانیں بیان کی اور معاذ اللہ ایک بار وہ سرکار علیہ السلام کی گستاخی کرتا ہے جو حد کفر تک پہنچتی ہو تو کیا آپ رسول اللہ علیہ السلام کے گستاخ کو مسلمان کہیں گے یا کافر؟ اور اگر وہ واقعی کافر ہو چکا اور آپ اس کو کافر تسلیم نہیں کریں گے تو آپ مسلمان میں شمار ہوں گے یا نہیں ؟؟؟ نیز طواغیت اربعہ کے ساتھ امام اہل سنت نے قادیانی دجال پر بھی کفر کا حکم لکھا، اس کی بھی علماء نے تصدیق کی۔ داؤدی صاحب! یہی سوال اگر کوئی قادیانی آپ سے کرلے کہ کیا سینکڑوں کتابوں سے چار چار لائنوں کی عبارتیں نکال کر کیا قادیانی کو کافر بنانا جائز تھا تو آپ کے پاس کیا جواب ہو گا؟ نیز اگر کوئی آپ سے پوچھے کے قاسم نانوتوی نے ہی تو کہا تھا کہ حضور علیہ السلام کے بعد بھی نبی آسکتا ہے اگر مرزا نے دعوی کر دیا تو تم نے مرزا کو تو کافر کہا قاسم نانوتوی کے بارے تمہیں یہ کیوں یاد آگیا کہ اس نے اتنی کتابیں اسلام پر لکھیں اس کو کافر نہ ہو کہو تو کیا جواب ہو گا؟

سوال نمبر دس: اگر کافر کہنا جائز تھا اور جناب احمد رضا خان صاحب نے عشق رسول کی وجہ سے عقیدے کی توہین ہونے پر فتاوی لگوائے تھے تو اس وقت کونسی بریلوی جماعت ان چار عبارتوں پر کس کورٹ کا کس فورم پر مقدمہ لڑ رہی ہے؟؟؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ رضوان صاحب آپ کی غلط فہمی ہے جو اغیار کے دیئے ہوئے الفاظ کے سبب ہے کہ امام احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ نے صرف عشق رسول کے سبب کسی کو کافر کہہ دیا اور شریعت کی روشنی میں اس پر حکم کفر عائد نہیں ہوتا تھا۔۔امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے شریعت کی روشنی میں فتوی دیا اور بالدلائل فتوی لکھا، دلیل یہ نہیں دی کہ میں عاشق رسول ہوں لہذا یہ چار آدمیوں کو میں گستاخ قرار دیتا ہوں۔۔لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

جس مسلمان سے کوئی کفریہ قول و عمل ثابت نہیں اسے عشق رسول کے باعث کافر قرار دینا کیسا درست ہو سکتا ہے؟ کیا آپ اسے کو کافر کہیں گے؟ جب آپ کا اپنے بارے جواب، نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو امام اہل سنت علیہ الرحمۃ کے بارے آپ نے کس منہ سے یہ بات کہ خان صاحب نے عشق رسول کی وجہ سے فتوی کفر دیا۔۔۔؟

بقیہ رہی بات کورٹ میں بات کرنے کی تو آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ اگر کوئی شخص کفر اختیار کرے تو کس نے یہ حکم دیا کہ عالم کورٹ میں جا کر ہی مقدمہ کرے تو درست ہے ورنہ وہ فتوی غلط ہے۔۔ علماء اہل سنت نے اس موضوع پر سینکڑوں کتب لکھیں لاکھوں تقریرات میں مسلمانوں کو ان گستاخوں کی گستاخیاں بتائیں، ہزاروں فتاوی دیئے۔۔۔ یہ سب اپنی جگہ رہا اور آپ کو کوئی دلیل نہ ملی کہ ان کو غلط کہہ دیا جائے تو کورٹ کا ڈھکوسلا لے کر آپ میدان میں اتر آئے کہ اگر امام کا فتوی درست ہے تو تم کورٹ میں کیس کیوں نہیں لڑ رہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ علماء اہل سنت نے اس کی بھی کوشش کی لیکن حکومتیں اس طرح کی باتیں قبول نہیں کرتیں، ایک سنی عالم دین جو سنی تحریک لاہور کے ذمہ دار تھے حضرت علامہ خرم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ نے انہوں نے بد مذہبوں کی ان عبارات اور دیگر عبارات پر مقدمہ کے لیے بقاعدہ کوششیں کیں لیکن کسی طرف سے کام نہ بنا۔

نیز آپ یہ بتائیں کہ اگر آپ کے نزدیک کسی پر حکم کفر کے فتوی کے درست ہونے میں یہ اصول ہے کہ وہ تب درست ہو گا کہ مقدمہ کورٹ میں درج کروایا جائے یہ اصول آپ نے کونسی قرآنی آیت سے معلوم کیا؟؟؟

اگر کسی آیت سے نہیں تو کون سے حدیث میں یہ حکم ہوا کہ علما شرعی حکم بھی بیان کریں اور مقدمہ بھی کروائیں۔۔؟

بر سبیل تنزل قرآن و حدیث سے آپ نے یہ حکم بیان نہیں کیا، کیا اس موضوع پر صحابہ کرام کا اجماع ہے؟؟؟ یا قیاس سے آپ نے یہ مسئلہ اخذ کیا؟؟؟ اگر ایسا ہی ہے تو نظیر کس کو بنایا، مقیس علیہ کون ہے؟؟؟ کیا امام ابو حنیفہ نے کسی جگہ عالم کے لیے یہ چیز لازم قرار دی ہے؟؟؟ یا امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کسی عالم نے کسی گستاخ کی گستاخی پر لوگوں کو بتایا کہ کافر ہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ کورٹ کچہریوں میں جا کر مقدمہ کروا کر اسے حکومتی سطح پر کافر قرار دلوائے۔۔؟؟ اگر حکومت مسلمانوں کی ہو تبھی یہ حکم ہے یا کفار کے علاقوں میں بھی فتوی دینے والے علماء پر یہ ضروری ہے۔۔۔ اگر یہ چیز ضروری ہے تو امام اہل سنت نے اپنے دور میں ان پر مقدمہ درج کیوں نہیں کروایا؟؟ آپ کی خلفاء نے کیوں مقدمات درج نہیں کروائے۔۔۔؟

قادیانیوں کو سالوں قبل علماء نے ان کے کفریات کے سبب کافر قرار دیا، اور نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد پاکستان کے علماء نے پہلی بار کوشش کر کے ان کو قانوناً بھی غیر اقلیت قرار دلوایا۔۔ جتنا عرصہ علماء نے یہ کام نہیں کیا ان پر آپ کیا فتوی صادر فرمائیں گے؟؟؟؟

نیز آپ سے سوال ہوا کہ آپ نے اس رسالے میں بار بار چار بندوں اور چار عبارتوں کا ڈھنڈورا پیٹا، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی ان چار کے ساتھ پانچواں آدمی تھا، آپ کو اس کے ساتھ ہمدردی کیوں پیدا نہ ہوئی کیا مرزا نے اسلام اور بانی اسلام کی تعریف میں کوئی جملہ نہیں لکھا، اگر طواغیت اربعہ کے بارے آپ کو اتنا ملال ہے کہ ان کی سینکڑوں کتب سے چار چار حرفی عبارتیں نکال کافر کہہ دیا تو اگر مرزا کہ ماننے والے آپ سے یہ پوچھ لیں کہ حضرت ہمارا کیا قصور ہے کہ ہم پر کفر کا فتوی لگانے پر سب راضی ہیں حالانکہ جس بات کا دعوی مرزا نے کیا وہ بات لکھی تو قاسم نانوتوی نے تھی، اس نے کہا، حضور کے بعد جتنے بھی نبی آجائیں خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا۔۔اگر مرزا نے اس کے مطابق دعوی کیا تو وہ کیوں غلط اور راستہ بتانے والا کس اصول کے تحت ٹھیک ہے۔۔۔؟ نیز رضوان صاحب !آپ خود کو اہل سنت وجماعت حنفی کہتے ہیں اور یہ چار عبارتیں آپ کو معلوم ہیں کہ کفریات سے بھرپور ہیں اوران کے قائلین کافر ہیں، آپ ایک دینی تنظیم چلا رہے ہیں، آپ لوگوں کو بیعت کر رہے ہیں آج تک آپ نے کس کورٹ میں جاکر مقدمہ درج کروایا؟ اگر نہیں کروایا تو اس کا سبب کیا ہے؟ اگر کروایا تو کیا رزلٹ نکلا؟ کیا ایسا تو نہیں کہ آپ کو معلوم ہے کہ حکومت اس طرح کہ معاملات میں نہیں پڑتی وہ اسے فرقہ واریت کہہ کر جان چھڑا لیتی ہے، تو آپ نے یہ سوچ کر کہ حکومت نے کونسی اس معاملے میں سنی علماء کی بات ماننی ہے لہذا میں یہ اعتراض تو لکھ کر عام کردوں اپنی مریدین کو سکھا دوں کہ اگر یہ عبارات غلط تھیں تو کسی سنی عالم نے کورٹ میں جاکر پرچہ کیوں نہیں کروایا۔ کیا آپ نے اپنے موقف ثابت کرنے کے لیے تو یہ سوال نہیں کہ آپ اس کفر کے فتوی سے ناراض ہیں جو صرف امام احمد رضا نے اپنے عشق کی وجہ سے لگا دیا ہے، اور آپ کو اس بات کا بھی بڑا درد ہے کہ سینکڑوں کتب سے یہ چار حرفی عبارتیں نکال کر کفر کا فتوی لگانا کیسے درست تھا۔

﴿سوال نمبر 11 میں ہے: اگر نہیں لڑ رہی تو کیا اس عقیدے کی توہین پر ان کے ایمان پر کوئی حرف نہیں آتا یا ان چار عبارتوں پر اہل سنت وجماعت بریلوی اور دیوبندی کے درمیان معاہدہ طے پا چکا ہے؟؟﴾10

جواب: رضوان داؤدی صاحب کورٹ کے حوالے سے سوال نمبر دس کے جواب میں کیے گیے سوالات کا آپ بالتفصیل جواب دیں گے تو آگے جواب دیا جائے گا۔۔۔

نیز آج بھی علمائے اہل سنت اپنی بساط بھر یہ مقدمہ پوری دنیا میں لڑتے ہیں کبھی فتاوی کی شکل میں، کبھی جمعہ کے وعظ میں، تو کبھی کتب کی شکل میں، کبھی چینل کے ذریعے، کبھی کالم کے ذریعے نیٹ ودیگر ذریعے میڈیا کے ذرائع سے آج بھی ان ایمان کے لٹیروں کے بارے علمائے اہل سنت آگاہی عطا کرتے ہیں۔۔ جس کو ہر عاقل، دین کی ادنی سمجھ رکھنے والا جانتا ہے۔۔۔۔ بقیہ رہی بات دیابنہ سے کسی معاہدہ کی تو نہ یہ کبھی طے ہوا اور نہ جب تو وہ ان کفریات کو کفر اوران کے قائلین کو کافر تسلیم نہ کریں کبھی معاہدہ

طے پاسکتا ہے۔۔۔دوسرے لفظوں میں اہل سنت کا ان سے اس معاملہ میں اتحاد محال ہے کہ یہ کفر کو اسلام کہنے کے مترادف ہے ،جو صبی یعقل سے بھی متصور نہیں۔۔بقیہ رہی بات کورٹ مقدمہ نہ کروانے سے ایمان پر حرف آنے کی تو آپ بھی خود مسلمان کہتے ہیں آپ بتائیں مقدمہ نہ کروانے سے آپ کے ایمان پر کوئی حرف آیا یا نہیں؟ اگر آیا ہے تو کیا؟ اور اگر نہیں آیا تو کیوں؟

﴿سوال نمبر 11 میں ہے: کیا ان چار عبارتوں کے حل میں عوام کچھ مدد کر سکتی ہے تو کیا کر سکتی ہے یا عوام کو بولنے کا حق نہیں؟ اگر عوام کو بولنے کا حق نہیں تو عوام کو آپس میں کافر، مشرک اور بدعتی کہنے کا حق کس نے دیا؟؟؟﴾10

جواب: رضوان داؤدی صاحب! اس سوال کے جواب سے پہلے ایک اصول ذہن نشین فرمالیں :

(الف) مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے۔ قرآن عظیم میں کافر کو کافر کہا گیا اور کافر کو کافر کہنے کا حکم دیا گیا چنانچہ سورۃ الکافرون کی پہلی آیت میں ارشاد ربانی ہے ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تم فرماؤ اے کافرو۔

(پارہ 30، سورۃ الکافرون، آیت 1)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کُفر میں شک کیا جائے، کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے ۔'' (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 185، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انھیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علمانے فرمایا یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنالیا۔ ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہ کہتے ہیں کہ "ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا" یہ بھی غلط ہے۔ قرآنِ عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ [یعنی: تم فرماؤ اے کافرو]۔ اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمھیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کروگے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لیے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا اس

سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ "ہم کسی کو کافر نہیں کہتے، عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں" مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہونگے جو قرآن و حدیث وغیر ہما سے علمانے انھیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالمِ دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علما ہی جانیں عوام جو علما کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلو تہی اور اعراض کے کیا معنی۔

(بہارِ شریعت، جلد2، صفحہ455، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(ب) جو کسی منکرِ ضروریاتِ دین کو کافر نہ کہے، خود کافر ہے۔ امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ "شفا شریف" میں فرماتے ہیں: الإجماع علی کفر من لم یکفر أحداً من النصاری والیہود و کلّ من فارق دین المسلمین أو وقف فی تکفیرھم أو شک، قال القاضي أبوبکر: لأن التوقیف والإجماع اتفقا علی کفرھم فمن وقف فی ذلک فقد کذب النص والتوقیف أو شک فیہ، والتکذیب والشک فیہ لا یقع إلا من کافر۔ یعنی اجماع ہے اس کے کفر پر جو یہود و نصاری یا مسلمانوں کے دین سے جدا ہونیوالے کو کافر نہ کہے یا اس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک لائے، امام قاضی ابو بکر باقلانی نے اس کی وجہ یہ فرمائی کہ نصوصِ شرعیہ و اجماعِ امت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جو ان کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص و شریعت کی تکذیب کرتا ہے یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے۔ (الشفا للقاضی عیاض مالکی)

(ج) احکامِ شرعیہ بیان کرنا علمائے اسلام کا کام ہے، عوام کو علمائے سے سیکھنے کا حکم قرآن عظیم میں ہے: ﴿فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ (پارہ17، سورۃ الانبیاء، آیت7)

مذکورہ بالا تمہید سے ثابت ہوا کہ شریعت مطہرہ کے یہ احکام عالم و عوام، ہر مسلمان کے لیے ہیں کہ وہ مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر سمجھیں اور ضرورت پڑھنے پر کہیں۔ عوام پر لازم ہے کہ جب علماء نے دلائل سے واضح کر دیا کہ یہ عبارتیں کفریات پر مشتمل ہیں تو علمائے کرام کی بات کو مانیں، اور کافر و مرتد کو کافر و مرتد جانیں۔۔بقیہ رہی آپ کی یہ بات کہ عوام اس کا کوئی حل کر سکتی ہے؟ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ عوام جا کر ان کفریہ عبارات کے قائلین اور ان کے پیرووں سے سمجھوتا کر لے کہ ہم آپ سے صلح کرتے ہیں تو کس زمرے میں آئے گا اسے آپ بخوبی جانتے ہیں۔ عوام کو اس معاملہ میں اتنا حکم ہے کہ جب ان کو علمائے کرام نے کفریات کے بارے بتا دیا اور قائلین کا بھی بتا دیا تو اب وہ ان گمراہوں اور کافروں سے دور رہیں ان کے قریب جانے کو آگ سمجھیں ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر لیں۔۔۔۔ حیلے بہانے نہ کریں کہ دنیاداری میں سب چلتا ہے۔ اپنے والدین کو دی کسی کی ایک گالی برداشت نہ کرنے والے۔ وہ والدین جو اللہ عزوجل اور اس کے حبیب کریم کی عزت و عظمت کے آگے کوئی حیثیت نہیں رکھتے، ان کے لیے اتنا غضب کے لین دین سب بند حتی کہ صورت دیکھنے سے بھی گھن کھائیں تو کیا قلب میں اللہ عزوجل اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی الفت بھی نہیں کہ ان کے لیے اتنا کر لیں کہ جتنا والدین کے دشمنوں کے لیے کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے، قرآن مجید اتارنے، کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک و تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے: اوّل: یہ کہ اللہ و رسول عزّ و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ دوئم: یہ کہ رسول اللہ عزّ و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔ سوئم: یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مُسلمانو! اِن تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو ذکر فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب کی تعظیم کو، اس لئے کہ بغیر ایمان، تعظیم کارآمد نہیں۔ بہتیرے نصاری ہیں کہ نبی کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفعِ اعتراضاتِ کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے، لیکچر دے چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہی کہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حضورِ اقدس کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے۔ پھر جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزرے، سب بے کار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترکِ دنیا کر کے، اپنے طور پر ذکر عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں، کہ لاالٰہ الّا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر از آنجا کہ محمد کی تعظیم نہیں، کیا فائدہ؟ اصلاً قابلِ قُبولِ بارگاہِ الٰہی نہیں۔ ایسوں ہی کو اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ﴾ ترجمہ:۔ عمل کریں، مشقّتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا؟ یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں گے۔ (پارہ ۳۰، الغاشیہ ۳تا۴) والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم، مدارِ ایمان و مدارِ نجات و مدارِ قبولِ اعمال ہوئی یا نہیں؟۔ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی! تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ ترجمہ:۔ اے نبی تم فرمادو، کہ اے لوگو! اگر تُمہارے باپ، تُمہارے بیٹے، تمھارے بھائی، تُمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ اور تُمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمھاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسکی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے، تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔ (توبہ ۲۴، پارہ ۱۰) اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز کوئی مال، کوئی چیز، اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے۔۔ تُمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: 'لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ'' ترجمہ: تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں''۔ یہ حدیث بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے،

ہر گز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو! محمد، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کر لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محبت ہے۔
(تمہید الایمان، ص54-56، مکتبۃ المدینہ)

﴿☆کیا یہ درست نہیں کہ اہل سنت والجماعت دیوبندی کا اختلاف اہل وسنت وجماعت بریلوی سے عقائد پر نہیں بلکہ ان چار عبارتوں کی وجہ سے ہے البتہ دونوں کا عقیدہ ایک ہے۔﴾ ص11

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔۔۔ رضوان داؤدی صاحب آپ کو شاید عقیدہ کی تعریف بھی معلوم نہیں کہ آپ نے کہا اختلاف چار عبارتوں میں ہے عقائد میں نہیں اگر کتب لکھنے کا شوق ہے تو دو حرف سیکھ لینا مفید تھا کہ عقیدہ کیسے بنتا ہے؟ دیوبندیوں کے ساتھ اہل سنت کا اختلاف ان چار کفریہ عبارات کے علاوہ بھی بہت سے باتوں پر ہے جو علماء اہل سنت کی کتب میں بڑی شرح وبسط سے بیان کی گئی ہیں۔۔۔ان میں سے بعض دیوبندیوں کے عقائد والی ہیڈنگ میں دیکھ لیں۔۔۔ یہ چار عبارتیں دیوبندیوں کے عقائد ہی پر مشتمل ہیں۔۔

﴿اہل سنت وجماعت (دیوبندی) پر ان چار عبارتوں پر کفر کے فتوی لگے ہیں لیکن میں اس سے ذاتی طور پر خوش نہیں ہوں کیونکہ کفر کا فتوی ہر ایک پر لگ جاتا ہے۔۔۔﴾ ص13

دیوبندی کی جن چار عبارتوں پر سینکڑوں علماء عرب وعجم نے کفر کا فتوی دیا اور یہاں تک کہہ دیا کہ ''من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ''یعنی جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ رضوان داؤدی کا موقف ان کے بارے یہ ہے کہ یہ ان سینکڑوں علماء کرام کے فتوی اور تصدیقات سے راضی نہیں کیونکہ کفر کا فتوی ہر ایک پر لگ جاتا ہے ۔۔ کیا رضوان صاحب آپ ان چار عبارتوں کو جن کو آپ نے اس چند صفحات کے رسالے میں کئی بار ذکر کیا، کیا ان کو کفر سمجھتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا آپ کفر صریح پر مشتمل عبارات کو جاننے کے باوجود ان لوگوں کو مسلمان سمجھ کر ابھی تک مسلمان ہیں؟ یہ بات بھی آپ کی غلط ہے کہ ہر ایک پر کفر کا فتوی لگ جاتا ہے۔۔

سوال: اگر کوئی اللہ عزوجل اور اس کے رسول علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے تو آپ اس پر کوئی فتوی لگائیں

گا یا نہیں؟اورا گرعلماء لگائیں توان کا یہ فعل غلط ہوگا یا صحیح ؟نیز آج تک جو علماء نے کثیر فتاوی اس حوالے سے صادر فرمایا کہ جو کوئی کفر اختیار کرتا ہے اس کے متعلق فتاوی صادر فرمائے ان کے بارے آپ کا کیا ذہن ہے ؟

﴿صفحہ نمبر14 پر داودی صاحب کے خواب کا ذکر ہے جس کو رسالے کے آخری میں بطورتائید لکھا گیا ہے اور خواب دیکھنے کے بعد صبح بیٹے سے کہا کہ سوال (جس پر کتاب لکھی ہے) کا جواب مل گیا ہے۔﴾

خواب پر تبصرہ:

ہمارا رضوان داؤدی صاحب سے سوال ہے کیا خواب سے یقینی علم حاصل ہوجاتا ہے؟ جبکہ ہماری معلومات کے مطابق اللہ عزوجل کے انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب وَحی پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ غیرِ نبی کے خواب کی یہ حیثیت نہیں اور اس کا خواب حُجَّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی نے خواب میں بارگاہِ رسالت سے یہ بِشارت سُنی ہے کہ "وہ جنّتی ہے۔" تواس سے قطعی جنّتی ہونا مراد نہیں لیا جائے گا کیوں کہ مُعاملہ خواب کا ہے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جس نے خواب میں دیکھا اُس نے حق دیکھا کہ شیطان آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صورتِ مبارکہ میں نہیں آسکتا۔ جو بات ارشاد فرمائیں وہ بھی حق حق اور حق کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ تاہم خواب میں چُونکہ حواس مُضْمَحِل (یعنی کمزور) ہوتے ہیں اِس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ خواب دیکھنے والے نے حرف بہ حرف دُرست سنا، سننے اور سمجھنے میں غَلَط فَہمی کا ہر امکان موجود ہے، لہٰذا خواب میں دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے سے پہلے حکمِ شریعت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر خواب والی بات شریعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شرعاً واجب نہیں اور اگر وہ بات ہی خلافِ شرع ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اِس بات کو اِس مثال سے سمجھئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دین وملّت، حامیِٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہونا اگرچہ بلاشبہہ حق ہوتا ہے یہ خواب کبھی اضغاث احلام سے نہیں ہوتی۔ حضور پُرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں: من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مُجھی کو دیکھا کہ شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔ (جامع الترمذی) اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم: من رآنی فقد رأی الحق فان الشیطان لا یتریأبی؛ جس نے مجھے دیکھا اُس نے حق دیکھا کہ شیطان میری وضع نہ بنائے گا۔۔۔۔

اس مفہوم کی احادیث متواتر ہیں۔ مگر از انجا کہ حالتِ خواب میں ہوش وحواس عالم بیداری کی طرح ضبط وتیقظ پر نہیں ہوتے، لہذا خواب میں جو ارشاد سُنے مثل سماع بیداری مورث یقین نہیں ہوتا اس کا **ضابطہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جو ارشادات بیداری میں ثابت ہوچکے اُن پر عرض کریں اگر اُن سے مخالف نہیں** فبھا سواء وجد مطابقۃ الصریح اولا (خواہ صراحۃً مطابقت ہو یا نہ۔ت) ایسی حالت میں اس کا ارشاد ماننا چاہئے اور مخالف ہے تو یقین کریں گے کہ صاحبِ خواب کے سُننے میں فرق ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حق فرمایا اور بوجہ تکدر حواس کہ اثرِ خواب ہے اُس کے سُننے میں غلط آیا جیسے ایک شخص نے خواب دیکھا کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُسے میکشی کا حکم دیتے ہیں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا حضور نے میکشی سے نہی فرمائی تیرے سُننے میں اُلٹی آئی، اس امر میں فاسق ومتقی برابر ہیں، نہ متقی کا سماع واجب الصحۃ نہ فاسق کا بیان یقینی الکذب بلکہ ضابطہ مطلقاً یہی ہے جو مذکور ہوا۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد 5، صفحہ 100، رضا فاونڈیشن، لاہور)

امام اہل سنت، اعلی حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارشاد فرمانے کے متعلق **قاعدہ وقانون** یہ بیان کیا ہے کہ

[کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جو حکم فرمایا اس کو احادیثِ طیبات کی روشنی میں جانچیں گے، اگر تو وہ خواب والا ارشاد، احادیث کے ساتھ صراحتاً یا دلالتاً کسی طرح موافق ہو تو بہتر و درست ہے ورنہ اگر احادیث کے مخالف ہو تو یقین کریں گے کہ خواب دیکھنے والے کے سننے میں غلطی ہوئی، سرکار مدینہ علیہ السلام نے یقیناً درست وسچا فرمایا لیکن خواب میں چونکہ حواس کمزور ہوتے ہیں لہذا خواب میں سننے والے کو غلط فہمی واقع ہوئی۔]

()اس قانون کی روشنی میں اگر رضوان داؤدی کے خواب کا جائزہ لیا جاتا ہے جس کے لیے چند سوال درجہ ذِیل ہیں: سوال: داودی صاحب کا خواب کیا وہ احادیث طیبات کے موافق ہے یا مخالف؟؟

قرآن واحادیث کے مفاہیم میں جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ومرتد ہے اور کافر ومرتد کی بخشش اللہ عزوجل نہیں فرمائے گا۔ لہذا آپ کے خواب کا یہ حصہ کہ "**اور دیوبندی علماء کرام کی اللہ نے مغفرت فرمادی**" یہ احادیث کے مخالف ہے کہ ان لوگوں کی عبارات کفریات پر مشتمل ہیں اور حالت کفر میں ہی مرے لہذا ان کی مغفرت نہیں ہوگی۔۔ تو اب امام کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق یقیناً یہ رضوان

داؤدی کے سننے کی غلطی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کی بخشش کے متعلق فرمایا بلکہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہوگا کہ ان کی بخشش نہیں ہوگی کہ یہ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب علیہ السلام کو ایذا دینے والے ہیں لہذا ان کی بخشش نہیں ہوگی۔۔۔**یا یہ ہے کہ رضوان داؤدی صاحب ایک جھوٹا خواب بیان کر رہے ہیں دیوبندیوں کو راضی کرنے اور عوام اہل سنت کو بے وقوف بنانے کے لیے۔واللہ اعلم**

سوال: جب رضوان صاحب آپ کو خود اقرار ہے کہ خوابوں کی بیس پر قانون نہیں بنتے اور آپ کا خواب جھوٹا بھی ہو سکتا ہے تو آپ نے یہ خواب کیوں چھاپا؟؟؟

سوال: کیا آپ کے نزدیک طواغیت اربعہ کی بخشش ممکن ہے؟؟

سوال: کیا آپ ان چار افراد کو کافر تسلیم کرتے ہیں؟

سوال: اگر ہاں تو کیا کافر کی بخشش ہو سکتا ہے؟

سوال: اگر نہیں، تو آپ نے یہ خواب کیوں ذکر کیا؟

سوال: آپ کے خواب سے جو بھولی بھالی عوام گمراہ ہو کر ان مرتدین کو مسلمان و قابل مغفرت مانے گی درست، ان کا وبال کس کے سر پر ہوگا؟

سوال: آپ نے کہا: خوابوں پر کوئی قانون نہیں بنتے۔۔ پھر عرض یہ ہے کہ جب خواب پر قانون نہیں بن سکتا، اور غیر نبی کا خواب حجت نہیں تو آپ کا اپنا خواب ذکر کرنے کے بعد خواب کی تائید میں یہ کلمات لکھنا کہ [**صبح اٹھ کر میں نے اپنے بیٹے کو کہا اے میرے بیٹے تیرے سوال کا جواب مل گیا اور میری بات سن کر اس نے بھی رونا شروع کر دیا۔۔**] یہ کیا ہے؟؟؟ کیا یہ آپ کے خواب کی تائید ہے یا نہیں؟

﴿خواب میں یہ ذکر ہے: آپ علیہ السلام نے فرمایا: **محمد راضون، احمد رضا کا موقف بالکل درست تھا لیکن ان چار دیوبندی علماء کرام کو اللہ تعالی نے بخش دیا ہوا ہے۔۔۔**﴾

سوال: رضوان داؤدی صاحب کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ اگر احمد رضا کا موقف درست ہے اور بالکل درست ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ امام اہل سنت نے جو ان گستاخوں پر کفر کا فتوی دیا، وہ درست ہے اور یہ لوگ کافر ہیں

۔۔۔تو کیا نبی کریم علیہ السلام یہ فرما سکتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فلاں فلاں کافر کی بخشش کر دی ہے؟ کیا کسی کافر کی مغفرت ممکن ہے؟؟؟

سوال: کیا ان دو باتوں میں کہ امام احمد رضا خان کا موقف درست ہے اور دیوبندی علما کی مغفرت ہوگی باہم تضاد نہیں ہے؟؟؟؟

سوال: جب احمد رضا خان کا موقف ٹھیک ہے تو آپ نے ص 13 لکھا میں ان پر کفر کے فتوی پر راضی نہیں ہوں، جب سرکار علیہ السلام نے تائید فرمائی تو آپ کا راضی نہ ہونا کیسا ہے؟

()مزید خواب کے آخری حصہ میں آپ نے سرکار علیہ السلام کی طرف یہ بات منسوب کی: ﴿**میں نے سوال کیا کہ یارسول اللہ علیہ السلام پھر یہ لڑائی کس بات پر ہو رہی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کہ اللہ کریم اسی طرح آزماتا ہے، اب جس مسلمان کی نیت کسی کو کافر بنانے کی ہوگی، اس کو دلائل سارے کافر بنانے کے آئیں گے اور جس کی نیت کسی کو مسلمان بنانے کی ہو اس کو دلائل مسلمان بنانے کے آئیں گے، ہر ایک کے وہی کچھ ہے جس کی کوشش کرے گا۔۔۔۔**﴾

سوال: کیا کوئی مسلمان دوسرے کا کافر بنا سکتا ہے۔؟ اور امام اہل سنت کا موقف کو تو سرکار علیہ السلام نے ٹھیک کہا: پھر کیا حضور یہ فرما سکتے ہیں کہ جس کی نیت مسلمان کو کافر بنانے کی ہوگی اس کو دلائل کافر بنانے کے آئیں گے؟؟؟ کیا یہ دونوں باتیں باہم متضاد نہیں؟؟؟

سوال: کیا امام احمد رضا نے مسلمانوں کو کافر بنانے کی نیت کی تو ان کو کافر بنانے کے دلائل نظر آنے لگے تو انہوں نے مسلمانوں پر کفر کا فتوی دیا؟؟؟

سوال: احمد رضا نے جن عبارات پر کفر کا فتوی دیا آپ کے نزدیک وہ کفریہ ہیں یا نہیں؟ نیز اگر وہ غلط ہیں تو امام احمد رضا اور اس فتوی پر سائن کرنے والے سینکڑوں علمائے کرام کے بارے آپ کی کیا رائے ہے؟؟ کیا ان سب کو کافر بنانے کے دلائل آتے ہیں، کیا یہ سب حضرات کسی مسلمان کو کافر بنانے کی نیت رکھتے تھے؟؟؟۔۔

﴿ نتیجہ: اہل سنت وجماعت بریلوی اور اہل سنت الجماعت دیوبندی علماء کرام میرے مسلمان ہونے پر فتوی دیں اور تمام اہل سنت عوام مجھے فتوی لاکر دیں کیونکہ یہ میری نسلوں کے ایمان کا مسئلہ ہے﴾ 14

رضوان داؤدی صاحب آپ کو ایسی حرکتیں کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی جس کے تحت آپ کو اپنے مسلمان ہونے کے فتووں کی ضرورت پیش آنے لگی اور آپ سے وابستہ چند مٹھی بھر نوجوان بھی آپ کی ان حرکتوں کے زیر اثر آکر آپ کے لیے علماء سے فتاوی مانگنے لگے میرے امام اہل سنت اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی خوبصورت بات فرمائی: ''گمراہی کہہ کر نہیں آتی، گمراہی کا پہلا پھاٹک یہی ہے کہ آدمی کے دل سے اتباع سبیل مومنین کی قدر نکل جائے تمام امّت مرحومہ کو بیوقوف جانے اور اپنی رائے الگ جانے۔ (فتاوی رضویہ، جلد6ص325)

آخری گزارش:

مصنف رضوان داؤدی کے بارے حکم شرعی: مذکورہ عبارات کی روشنی میں رضوان داؤدی ایک صلح کلی و گمراہ، دھوکے باز، بددیانت، اہل سنت سے خارج، امام اہل سنت پر کیچڑ اچھالنے والا، سینکڑوں اکابرین اہل سنت علماء عرب وعجم کے اکابرین دیوبند کی کفریہ عبارات پر دیئے گئے فتاوی اور تصدیقات سے ناراضی ظاہر کرنے والا انسان ہے، جو دیابنہ وہابیہ کو اہل سنت قرار دیتا ہے، اہل سنت کے شعائر اور معمولات کو ترک کرنے کی ترغیب دینے میں انتہائی جری اور بے باک ہے۔ نیز یہ ایسا نااہل شخص ہے جو اتنی بھی صلاحیت نہیں رکھتا کہ کلام علماء سمجھ سکے اس کے لیے کتب لکھنا حرام ہے فقط دیناوی تعلیم حاصل کرنے یہاں تک ایم اسلامیات کر لینے سے کوئی عالم نہیں بن جاتا، عالم بننے کے علم دین کی حاجت ہے وہ اگر اس کے پاس ہوتا تو یہ ایسی حرکتیں نہ کرتا۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس شخص سے دور رہیں ایسے شخص کی بیعت کرنا ناجائز وحرام ہے اور جنہوں نے بیعت کی ان پر لازم ہے کہ اس کی بیعت ختم کردیں اور اہل سنت کے مذہب پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

مزید عرض ہے کہ جو احباب رضوان داؤدی سے عقیدت ومحبت رکھتے ہیں ان کے کہنے پر یہ تحریر اصلاح کے لیے لکھی گئی ہے، انہوں نے کہا تھا کہ اس کتاب کی روشنی میں اس پر کیا حکم لگتا ہے واضح کردیں تاکہ اصلاح ہو جائے،

لہذالکھنے والوں پر غم وغصے کااظہار کرنے کی بجائے،ان پرلازم ہے کہ اب جن معاملات پراصلاح کی گئی ان کو قبول فرمائیں اور حق کو قبول کرتے ہوئے جو باتیں گمراہ کن ہیں ان سے رجوع کریں،جو مسائل غلط لکھے اورامام احمد رضا کی جو عبارات غلط رنگ میں پیش کیں ان سے تحریری طورپر رجوع کریں اور جن جن تک وہ کتب پہنچی ان تک یہ رجوع نامہ چھاپ کر پہنچائیں اورآئندہ یہ کتب ہر گزنہ چھپوائی جائیں۔۔۔

مزید یہ کہ رضوان داؤدی جودیوبندیوں،وہابیوں کواہل سنت کہتاہےاوران کوراضی کرنے کے لیے معمولات اہل سنت کو مستحب مستحب کی رٹ لگاکر ترک کرنے کی نہ صرف ترغیب دیتابلکہ عملی طورپر ترک کرکے ان کوروکنا کی کوششوں میں مصروف ہے اپنے ان معاملات کو شرعی دلائل سے ثابت کرے۔اوریہ ثبوت اہل سنت کے اکابرین سے دے کہ انہوں نے بدمذہبوں سے اتحاد کے لیے یہ سب کچھ کیاہوجویہ کررہاہے۔۔کتب بدمذہبوں کے ردسے بھری پڑیں ہیں اور علماء اہل سنت نے ہمیشہ بدمذہبوں سے دوررہنے کادرس دیااسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان اکثریت میں اہل سنت ہیں۔تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اتحادکے نام پر اہل سنت عوام کوبدمذہبوں کے قریب کیاگیابدمذہب ہی غالب ہوئے اس کی بڑی مثال دارالعلوم ندوہ ہے۔پھراس رضوان داؤدی کا ہی حال دیکھ لیں کے دیوبندی مولوی ساجداس داؤدی کو بریلوی بھگوڑا کہتاہے اوراس سے مناظرے کا چیلنج کرتاہے اور داؤدی کو فون کرتا ہے تویہ فون نہیں اٹھاتاجیساکہ نیٹ پر یہ سب موجودہے۔اب اس رضوان داؤدی کو کیاملااہل سنت سے بھی گیااور جن دیوبندیوں کی محبت میں ان کو سنی ثابت کرنے کے لیے بھاگ دوڑ کران دیوبندیوں نے بھی بھگوڑے کالقب اسے دیا۔ صلح کلی مولوی کایہی انجام ہوتاہےاور یہ مقولہ اس پر سوفیصد منطبق ہوتاہے:دھوبی کاکتانہ گھرکانہ گھاٹ کا۔

مذکورہ تحریرمیں جتنے سوالات اوروضاحتیں داودی صاحب سے طلب کی گئیں ہیں ان کے مریدیں پرلازم ہے کہ ان کاجواب لاکرہمیں دیں اوررضوان صاحب کے سائن بھی کرواکرلائیں ، ورنہ اگریہ سب کچھ کرنے کو تیارنہیں تویہ حدیث پاک پیش نظررکھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد گرامی ہے:"حبک الشئی یعمی ویبصر"یعنی کسی شے کی محبت تجھےاندھابہرے کردیتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل،باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ،ج5،ص194مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

تمت بالخیر